REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۲　　شمارہ ۱۶

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلّۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۶ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۷۵ روپے
فی پرچہ ۶۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516

۷ رجب ۱۴۰۳ ھ　　۲۱ شہادت ۱۳۶۲ ہش　　۲۱ اپریل ۱۹۸۳ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۸ شہادت (اپریل): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ (جو آج ہی مع اہل و عیال زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے ہیں) کی زبانی ملنے والی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ:-

"حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ"

احباب اپنے جان و دل سے محبوب آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کیلئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۸ شہادت (اپریل) - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ، خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں۔

★ — مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

ثم الحمد للہ

جماعتِ احمدیہ کینیڈا کی طرف سے

اسلام کے بارے میں مؤثر اور کامیاب ٹیلیویژن پروگرام

تعلیم یافتہ سنجیدہ طبقہ کی طرف سے گہری دلچسپی کا اظہار

رپورٹ مرسلہ مکرم منیر الدین صاحب شمس امیر و مشنری انچارج کینیڈا

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا احسان ہے کہ گزشتہ دو سال کے عرصہ میں جماعت احمدیہ کینیڈا کی طرف سے ۷ مرتبہ ٹیلی ویژن پر "اسلام" کے متعلق پروگرام پیش کئے گئے۔ حال ہی میں ۲۶ر نومبر ۱۹۸۲ء کو جماعت احمدیہ کینیڈا کی طرف سے اسلام کے متعلق نصف گھنٹہ کا پروگرام ریکارڈ کرایا گیا۔ اس میں خاکسار کے علاوہ مکرم میجر شمیم احمد صاحب اور سید حسنات احمد صاحب نے بھی حصہ لیا۔ یہ پروگرام انٹرویو کی صورت میں تھا۔ سید حسنات احمد صاحب اور میجر شمیم احمد صاحب خاکسار سے سوالات کرتے تھے اور خاکسار ان کے جواب دیتا تھا۔ خاکسار نے سپین میں ۷۵۰ سال بعد جماعت کی طرف سے بنائی جانے والی مسجد کے افتتاح کی کارروائی کا خلاصہ بتاتے ہوئے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سپین میں اسلام دوبارہ داخل ہوا ہے لیکن تلوار یا بندوق سے نہیں بلکہ قرآن کریم کی حسین اور پیاری تعلیم لے کر آیا ہے اور یہ ایسا ہتھیار ہے جو کبھی ناکام نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے کامیابی کے آثار بھی دکھلانے شروع کر دیئے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ستمبر ۱۹۸۲ء میں جب مسجد کا افتتاح فرمایا تو اس کے بعد تین سپینش دوستوں نے اسلام قبول کر لیا جو پیش خیمہ ہے اس ترقی اور انقلاب کا جو اللہ تعالیٰ نے سپین میں اسلام کے حق میں مقدر کر رکھا ہے۔

اس کے علاوہ خاکسار نے جماعت کا بالتفصیل تعارف کرایا۔ اور جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی جو خدمات مختلف ممالک میں بجا لائی جا رہی ہیں ان کا بھی تفصیل سے ذکر کیا۔ نیز تعارف کے دوران سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور چاروں خلفائے کرام کے فوٹوز بھی سکرین پر دکھائے جاتے رہے جن کا ساتھ ساتھ خاکسار تعارف کرواتا رہا۔

مکرم میجر شمیم صاحب نے کینیڈا میں جماعت کی مصروفیات بتائیں۔ اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس وقت جماعتِ کینیڈا کے پاس اپنے ۵ مشن ہاؤس ہیں۔ اور ۱۲ باقاعدہ جماعتیں ہیں۔

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ توفیق عطا فرمائی کہ اسلام و احمدیت کا پیغام عوام تک پہنچا سکیں۔ یہ پروگرام ۱۲ر دسمبر ۱۹۸۲ء کو ROGERS کیبل کے چینل نمبر ۱۰ پر دکھایا گیا۔ یہ پروگرام سارے میٹرو ٹورانٹو میں دکھایا جاتا ہے۔ جسے قریباً دو ملین لوگ دیکھتے ہیں۔

پروگرام دکھائے جانے کے بعد ایک مصری دوست کا خاکسار کو فون آیا اور اس نے مزید معلومات منگوائیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر خاکسار ۱۲ر نومبر ۱۹۸۰ء کو کینیڈا حاضر ہوا تھا۔ ٹیلیویژن پر سب سے پہلا پروگرام جماعتِ احمدیہ کینیڈا کی طرف سے ہم نے ۱۹۸۱ء میں جلسہ سالانہ کینیڈا کے موقع پر برٹش کولمبیا نیٹ ورک کے ایشین پروگرام میں ریکارڈ کروایا گیا تھا۔ خدا تعالیٰ کے حضور بہت دعا بھی کی الحمدللہ کہ بہت عمدہ رنگ میں خاکسار کو سوالات کے جواب دینے کی توفیق ملی۔ پروگرام سوال و جواب کی صورت میں تھا۔

جماعتِ احمدیہ کے تعارف کے موقع پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کے فوٹوز بھی سکرین پر دکھائے جاتے رہے۔ جن کا خاکسار تعارف بھی کرواتا رہا۔ الحمدللہ کہ سارے نارتھ امریکہ میں غالباً یہ پہلا موقع تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تمام خلفائے کرام کے فوٹوز ٹیلیویژن پر دکھائے گئے۔

پروڈیوسر نے وقت صرف دس منٹ کہا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسا تصرف کیا اور اسے جوابات میں اتنا محو کر دیا کہ یہ پروگرام ۲۲ منٹ رہا۔ جب پروڈیوسر سٹوڈیو میں ریکارڈنگ کے بعد پہنچا تو ریکارڈ کرنے والے سے بڑی خوشی سے پوچھا کہ وقت تو دس منٹ ہی رہا ہے نا! تو اس نے بتایا کہ وقت تو ۲۲ منٹ صرف ہوا ہے۔ اس پر پروڈیوسر سر پکڑ کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا کہ یہ تو غضب ہو گیا ہے۔ میں نے تو دورانِ پروگرام وقت دیکھا تھا تو ۳ منٹ تھے۔ پھر دیکھا تو ۹ منٹ ہوئے تھے۔ میں نے سمجھا کہ گھڑی خراب ہو گئی ہے۔ اور لوگ تو مجھے چھوڑیں گے نہیں۔ کیونکہ کُل پروگرام صرف ایک گھنٹہ کا ہوتا ہے اور وہ تو ناچ گانا سننا اور دیکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن بہرحال اب تو مجھے سارا ہی دکھانا پڑے گا۔ صرف مجھے یہ اجازت دیدیں کہ درمیان میں میں اشتہارات کا وقفہ کر لوں۔ جس کی انہیں اجازت دیدی گئی۔ جب اس پروگرام کی ریکارڈنگ ہوئی تو ریکارڈنگ روم کے باہر مکرم خالد حسین خان صاحب شیشے میں سے سکرین پر سارا پروگرام دیکھ رہے تھے۔ بعد میں انہوں نے مجھے کہا کہ ساری عمر یہ خواہش رہی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شبیہہ مبارک بھی ٹیلیویژن پر دکھائی جائے، آج اتنی خوشی ہوئی جس کی کوئی حد نہیں ہے کہ ایک دیرینہ خواہش پوری ہو گئی ہے۔ اس لئے سٹوڈیو کرایہ پر لینے کے جو اخراجات ہوں گے وہ سارے میں ادا کر دوں گا۔ (جو انہوں نے ادائیگی کی فجزاہ اللہ احسن الجزاء)

آگے مسلسل ملاحظہ ہو

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان کمپیل ہارڈ ویئر مارٹ کٹک۔ (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

یہ پروگرام ہمارے جلسہ سالانہ کے پہلے روز صبح کے وقت یعنی ۲۷ جون ۱۹۸۱ء کو دکھایا گیا۔ اس میں خاکسار نے ناظرین کو اپنے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت بھی دی تھی۔ اور معلومات کے لئے مشن ہاؤس کا پتہ اور فون نمبر بھی۔ جب یہ پروگرام دکھایا جا رہا تھا اس وقت ۱۰، ۱۵ دوستوں نے فون پر معلومات حاصل کیں۔ بعض نے آنے کا وعدہ کیا۔ یہ پروگرام میٹرو ٹورانٹو کے علاوہ مسی ساگا۔ اور ہملٹن، ویلینڈ ورڈ میں بھی دیکھا جاتا ہے۔

۲- ۹ اگست ۱۹۸۱ء کو مغربی کینیڈا کی جماعتوں کا ریجنل جلسہ سالانہ سسکاٹون میں تھا۔ دوسرے اجلاس میں جو سارا انگریزی میں تھا، وہاں کے میئر نے بھی شرکت کی۔ استاذی المکرم سید میر محمود احمد صاحب امریکہ سے تشریف لائے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق تقریر فرمائی۔ خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالاتِ زندگی بتانے کے بعد آپؐ کی تعلیم کے بعض پہلو بھی بتائے۔ بعض دیگر دوستوں نے بھی تقاریر کیں۔ یہ ساری کارروائی ٹیلیویژن پر تین مرتبہ دکھائی گئی۔ اور اس کے بعد ونیکوور جماعت کی کوششوں سے ونیکوور کے ٹیلیویژن پر بھی یہ کارروائی دکھائی گئی۔

۳- برینٹفورڈ میں اکتوبر ۱۹۸۱ء میں جلسہ پیشوایانِ مذاہب منعقد کیا گیا جس میں مختلف مذاہب کے پیروکاروں نے اپنے اپنے مذہب کے بانی کے حالاتِ زندگی اور تعلیمات بیان کیں۔ اس جلسہ میں برینٹفورڈ کے میئر مسٹر نیوین نے صدارتی تقریر کی اور جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ اس قسم کے پروگرام آپس میں محبت بڑھانے کے لئے منعقد کرتی رہتی ہے۔ صدارت صوبائی پارلیمنٹ کے ممبر مسٹر فل جلینیز نے کی تھی۔ یہ پروگرام ٹیلیویژن والوں نے ریکارڈ کیا۔ اور ۲، ۳ مرتبہ دکھایا گیا۔

۴- ۲۳ جون ۱۹۸۲ء کو برینٹفورڈ میں لوکل چینل نمبر ۱ کے لئے خاکسار کی نصف گھنٹہ کی تقریر ریکارڈ کی گئی۔ عموماً پروگرام کے شروع اور آخر میں میوزک لگایا جاتا ہے۔ لیکن خاکسار نے اپنی آواز میں اذان دی جو پروگرام کے شروع اور آخر میں سنائی گئی۔

اس پروگرام میں خاکسار نے اسلام کے بنیادی ارکان پر روشنی ڈالی۔ قرآن کریم کا تعارف کرایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور اور مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا ذکر کیا۔ اس پروگرام میں بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام کے فوٹو سکرین پر نمایاں طور پر دکھائے گئے۔ یہ پروگرام جولائی کے اوائل میں ۴ مرتبہ دکھایا گیا۔

۵- ۱۰ جولائی ۱۹۸۲ء کو برمپٹن میں ادارہ ...لیبن کے سٹوڈیو کے عید پر ایک پنجابی پروگرام میں ٹیلیویژن کے لئے قریباً ۱۲ منٹ کی "عید" پر پنجابی میں تقریر ریکارڈ کرائی۔ عید کا فلسفہ اور دیگر مسائل بیان کئے۔ نیز مشن ہاؤس کا پتہ اور فون نمبر مزید معلومات کے لئے دیا۔ یہ پروگرام سکاربرو میں دکھایا گیا۔

۶- ۲۷ جولائی ۱۹۸۲ء کو ٹورانٹو میں ٹیلیویژن سٹوڈیو میں ۱۲½ منٹ کی تقریر خاکسار نے "احمدیت" پر ریکارڈ کرائی۔ اس تقریر میں خاکسار نے مسیح و مہدی کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کا ذکر کرنے کے علاوہ مسیح موعود کی اہمیت اور نشان بیان کئے اور بتایا کہ کیوں مسیح موعودؑ کو ماننا ضروری ہے؟ سب کو دعوت دی کہ وہ احمدیت کا مطالعہ کریں کیونکہ آنحضورؐ کی پیشگوئیوں کے بموجب جس نے آنا تھا وہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی شخصیت میں ظاہر ہو چکا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام کے تعارف کے دوران فوٹوز بھی سکرین پر دکھائے جاتے رہے۔

چونکہ ہمارا جلسہ سالانہ ہونا تھا اس لئے سب کو اس میں شمولیت کی دعوت بھی دی۔ اور پتہ اور فون نمبر بھی دیئے تاکہ مزید معلومات حاصل کر سکیں۔ یہ پروگرام گلوبل نیٹ ورک کے چینل نمبر ۳ پر پروگرام "ساؤنڈ آف ایشیا" میں تین مرتبہ دکھایا گیا۔ اور ہمارا جلسہ چونکہ ۳۱ جولائی کو بعد دوپہر شروع ہونا تھا۔ اس لئے اس صبح یہ دکھایا گیا۔ بہت سے غیر از جماعت دوستوں کے فون اس پروگرام کے دیکھنے پر آئے جنہیں تسلی بخش جواب دیئے گئے۔

بعد میں خاکسار کو پروڈیوسر نے بتایا کہ ان سے یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ احمدیوں کی تقریر ٹی۔ وی پر نہیں دکھائی جانی چاہیئے۔ اور اس خط کی نقول مختلف مسلمان آرگنائزیشنز کو بھی بھجوائی گئی ہیں۔ جو اعتراض انہوں نے کیا میں نے انہیں تفصیلی جواب دیا۔ اور میں نے کہا کہ آپ معترض کو کہہ دیں کہ مجھ سے براہِ راست بات کر لیں۔ لیکن اس کے بعد کسی کی طرف سے کوئی خط یا فون نہیں آیا۔

۷- ایک عرصہ سے خاکسار کوشش کر رہا تھا کہ کسی طرح ہمیں ٹورانٹو کے لوکل چینل پر پروگرام مل جائیں۔ آخر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں سات پروگراموں کا وقت فی پروگرام نصف گھنٹہ مل گیا۔ جس میں سے چار پروگرام ریکارڈ کروائے جا چکے ہیں۔ اور ۳ پروگرام دُہرائے جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلا پروگرام ۲۸ نومبر کو ریکارڈ کرایا۔ جس کا ذکر پہلے آ چکا ہے۔

اس کے علاوہ HORIZAN پروگرام میں خاکسار کو اسلام کی نمائندگی کرتے ہوئے ایک پروگرام میں بلایا گیا۔ پانچ گروپس کے نمائندگان تھے۔ سوالات جو پوچھے گئے اُن میں جماعت کے تعارف کے علاوہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ہمارے کیا عقائد ہیں؟ (۲) پیدائشِ انسان کا مقصد کیا ہے؟ اور (۳) اس دنیاوی زندگی کے بعد زندگی ہے یا نہیں؟ سوالات شامل تھے۔ خاکسار نے قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں ان سوالات کا جواب دیا۔ نیز سب شامل ہونے والوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآراء تقریر جو "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے نام سے چھپ چکی ہے کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ اس کتاب میں ان سوالات کا نہایت عمدہ جواب موجود ہے۔

ان پروگراموں کے بعد مختلف غیر از جماعت اور غیر مسلم دوستوں کے فون آتے رہے جنہیں تسلی بخش جواب دیئے گئے۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان پروگراموں کے مفید اور دور رس نتائج ظاہر فرمائے۔ اور اس ملک میں بھی ہمیں صحیح رنگ میں اور مؤثر طریق پر اسلام کا پیغام پہنچانے کی مقبول توفیق عطا فرمائے۔ آمین ٭

"پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن"

گزشتہ ماہ وادیٔ کشمیر میں غیر متوقع طور پر ہونے والی شدید برفباری کے باعث بہت زیادہ سردی محسوس کی گئی۔ ایسے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات:

"پھر بہار آئی خُدا کی بات پھر پُوری ہوئی"
(اور)
"پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن"

یاد کر کے خوب لُطف اندوز ہُوا۔ اسی اثر کے ماتحت مندرجہ ذیل اشعار منصۂ شہود پر آئے ٭

محتاجِ دُعا: خاکسار: عبدالرحیم راٹھور

خُدا کی شان ظاہر ہو رہی ہے کوہساروں میں
اُسی کی حمد کے نغمے ہیں اُونچی آبشاروں میں

ضیا اُس کی ہے سُورج میں، قمر میں نُور ہے اُس کا
وہی کرتا ہے جھلمل رات بھر روشن ستاروں میں

کبھی بارانِ رحمت میں حسیں جلوے دکھاتا ہے
کبھی کرتا ہے خود چہرہ نمائی برق پاروں میں

پتہ اُس کا ہی دیتی ہے مہک خوش رنگ پھُولوں کی
اُسی کا حُسن ہے ہمتا عیاں ہے لالہ زاروں میں

بنائے ہیں ثمر شیریں "بھن بھن" لذتوں والے
شفا رکھی ہے اُس نے خوب قندھاری اناروں میں

اُسی کی دلرُبائی ہے جمیلوں کی جبینوں میں
اُسی کے حُسن کی جلوہ گری ہے ماہ پاروں میں

وہی ہے لم یزلی اور لا یزال و صاحبِ قُدرت
اُسی کی حُکمرانی ہے جہاں کے سب کناروں میں

وہی گویا ہُوا تھا پیار سے کرشنا کی بنسی میں
نشاں پوشیدہ ہیں اُس کے ہی گیتا کے اِشاروں میں

اُسی کے قہر سے فرعون ڈوبا تھا سمندر میں
وہی جلوہ نما تھا طورِ سینا کے شراروں میں

وہی غارِ حرا میں اپنے پیارے پر ہُوا ظاہر
اُتاری اُمن کی تعلیم قرآں کے سیپاروں میں

وہ اب بھی بولتا ہے جس سے اُس کو پیار ہوتا ہے
وہ اب بھی جلوہ گر ہوتا ہے اپنے خاص پیاروں میں

اُسی نے مہدیٔ موعود اپنے وقت پر بھیجا
بصد اعزاز، رُوحانی جہاں کے شہریاروں میں

انہیں کی قُوتِ قُدسی کا یہ واضح نتیجہ ہے
کہ لرزہ آ رہا ہے خُوب یورپ کے حصاروں میں

مسیحِ پاکؑ پر اِک یہ بھی حق نے راز کھولا ہے
کہ پھر ایام ہوں گے ثلج کے اکثر بہاروں میں

بنی آدم پہ لازم ہے کہ مولا کا کہا مانے
نہ یُوں پھرتا رہے بے راہ و سرکش خارزاروں میں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام جماعت احمدیہ امریکہ کے نام

امریکہ میں ۵ مساجد اور ۵ مشن ہاؤسز کی تعمیر کا منصوبہ

خدا کرے آپ کو بہت جلد کم از کم ۵ مساجد اور ۵ مشن ہاؤسز اس قسم کے تعمیر کرنے کی توفیق ملے جو ایک لمبے عرصہ ہماری ضرورتوں کو پورا کرنے کے اہل ہوں

ہمیں وسیع رقبہ کی کوشش کرنی چاہیئے اور میں سمجھتا ہوں ۵ ایکڑ کم سے کم معیار پیش نظر رہے

اگر ہم پانچ لاکھ فی مسجد اور مشن ہاؤس کا تخمینہ سامنے رکھیں تو اڑھائی ملین کا خرچ پیش نظر ہے

میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے دین کی ساری ضرورتیں پوری ہونگی چند آدمی اگر انہیں پوری کر سکیں گے تو چند اور آدمی ان کی جگہ لے لیں گے اب اس تقدیر نے جسے دنیا کوئی بدل نہیں سکتا بہرحال پورا ہو کر رہنا ہے

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ ؕ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا فِی التَّوْرٰىۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ ؕ وَذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ (سورۃ توبہ آیت ۱۱۱)

ایک عرصہ سے یہ ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ امریکہ میں مساجد اور مشن ہاؤسز جماعت کی ضروریات سے بہت کم ہیں۔ تعداد کے لحاظ سے بھی اور معیار کے لحاظ سے بھی۔ یعنی اب تک جو مشن قائم کئے جا چکے ہیں ان کی عمارتیں بھی موجودہ ضرورتوں کو پورا نہیں کر سکتیں۔ چنانچہ اس مسئلہ پر غور کرتے ہوئے مسجد "بشارت" پیدرو آباد (سپین) میں آپ کے امیر برادرم عطاء اللہ کلیم صاحب اور برادرم مظفر احمد صاحب سے تفصیلی گفتگو ہوئی اور ان سے میں نے اس وقت کہا کہ آپ فی الحال تین نئے مشن ہاؤسز کے متعلق ترجیحات قائم کر کے مجھے رپورٹ کریں۔ چنانچہ وہ رپورٹ موصول ہو چکی ہے۔ مکرم برادرم عطاء اللہ صاحب کلیم نے بعد مشورہ یہ تجویز کیا ہے کہ فی الحال نیو یارک۔ شکاگو اور لاس اینجلز یا سان فرانسسکو میں سے کسی ایک جگہ یعنی کل تین نئے مشن ہاؤسز کی تعمیر کی جائے۔ اس پر ان کا تخمینہ ایک ملین ڈالر کا ہے۔ میں نے جب اس مسئلہ پر مزید غور کیا تو مجھے یہ احساس ہوا کہ یہ تخمینہ دو طرح سے کافی نہیں ہے۔

اوّل: ایک ملین ڈالر میں آج کل کے حالات میں وسیع زمین پر مناسب مشن ہاؤسز کی تعمیر اور ایسی مساجد کی تعمیر جو آئندہ کچھ عرصہ تک ہماری ضروریات کو پورا کر سکیں کافی دقت طلب امر ہے یعنی تین سوا تین لاکھ ڈالرز میں زمین بھی وسیع مل جائے اور مشن ہاؤس بھی پورا اچھی طرح مناسب ضروریات کو پورا کرنے والا تعمیر کر لیا جائے۔ مجھے یہ تخمینہ درست معلوم نہیں ہوتا۔

دوسرا اس پہلو سے بھی یہ تخمینہ نظر ثانی کا محتاج ہے کہ سرسری جائزہ جو بعد میں میں نے لیا میرے نزدیک تین مشن ہاؤس فوری ضرورت کو پورا نہیں کر رہے۔ اور کچھ ایسے ہیں جو پہلے سے موجود ہیں لیکن مزید وسعت کے متقاضی ہیں۔ مثلاً واشنگٹن۔ یہ مشن ہاؤس بھی موجودہ شکل میں ہماری ضروریات کو پورا نہیں کر سکتا۔ اور لازماً ہمیں باہر نکل کر بڑی زمین لے کر وہاں نئے مشن ہاؤس کا منصوبہ تیار کرنا پڑے گا۔ اسی طرح باسٹن ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے ذرائع سے پندرہ ایکڑ زمین خریدی ہوئی ہے۔ ہیوسٹن میں تقریباً دو پلاٹ بہت اچھی جگہ پر ہمارے ایک فلسطینی بھائی نے ہدیۃً جماعت کی خدمت میں پیش کئے ہیں۔ علاوہ ازیں مجھے معلوم ہوا ہے کہ پورٹ لینڈ میں بھی ہمارے اس وقت دو بھائی ہیں غالباً تین ہوں گے انہوں نے بھی اپنے طور پر وہاں مشن ہاؤس بنانے کی ایک تجویز پیش نظر رکھی ہوئی ہے جس میں وہ غالباً بیس ہزار ڈالر جمع بھی کر چکے ہیں۔ پھر ڈیٹن کا مشن ہاؤس بھی نظر ثانی کا محتاج ہے۔ اسی طرح ڈیٹرائیٹ ایک بڑی جماعت ہے جو مستقل مشن ہاؤس کے نہ ہونے کے نتیجہ میں اس طرح ترقی نہیں کر رہی جس طرح اس کو کرنی چاہیئے۔ کل دس جگہیں میرے ذہن میں آئیں جو توجہ کی محتاج ہیں۔ نیو یارک۔ شکاگو۔ لاس اینجلس۔ باسٹن۔ ڈیٹرائیٹ۔ پورٹ لینڈ۔ ہیوسٹن۔ سان فرانسسکو۔ واشنگٹن اور ڈیٹن۔ یہ فیصلہ تو مقامی دوستوں کے مشورہ ہی سے ہوگا کہ وہ ان میں سے کن جگہوں کو ترجیحات دیتے ہیں۔ اور فوری طور پر جماعت کی استطاعت کیا ہے۔ آیا وہ بلا تاخیر پانچ مشن ہاؤسز کا بوجھ برداشت کر سکتے ہیں یا نہیں۔ لیکن سرسری جائزہ میں میں یہی سمجھتا ہوں کہ ہمیں فوری طور پر پانچ کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔ اس سلسلہ میں جہاں تک امیر صاحب امریکہ کا تعلق ہے انہوں نے ایک ملین کا جو تخمینہ پیش کیا ہے میں سمجھتا ہوں وہ بھی ڈرتے ڈرتے۔ انہیں یقین نہیں ہے کہ جماعت اس بوجھ کو برداشت کر سکے۔ جہاں تک استطاعت کا تعلق ہے حقیقت یہ ہے کہ انسان کے لئے استطاعت کا اندازہ کرنا بہت ہی مشکل کام ہے۔ اگر ناممکن نہیں۔

دو طرح سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق عطا ہوا کرتی ہے۔ ایک دل کی توفیق اور ایک ظاہری ذرائع آمد کی توفیق۔ پھر ہر شخص کا رہن سہن مختلف ہے اس کی تمنائیں مختلف ہیں۔ اس کی زندگی کا اسلوب الگ الگ ہے۔ کچھ لوگ زیادہ بچاتے ہیں۔ کچھ کم بچاتے ہیں۔ اور ایک وقت میں بظاہر ایک جیسی تنخواہ پانے والوں کے حالات بھی مختلف ہو سکتے ہیں۔ ذمہ داریاں الگ الگ ہو سکتی ہیں۔ ارادے الگ الگ ہو سکتے ہیں۔ اس لئے انسانی طاقت میں تو یہ نہیں ہے کہ وہ صحیح طور پر جائزہ لے سکے کہ اس وقت فلاں شخص یا فلاں جماعت کی توفیق کیا ہے۔ لیکن انسان اگر اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتے ہوئے اسی سے توفیق طلب کرتے ہوئے اسی کی راہ میں ایک منصوبہ بناتا ہے تو اسے اپنے رب پر حسن ظن رکھنا چاہیئے۔ دعائیں کرتے ہوئے التجاؤں کے ساتھ کہ اگر ہمارا اندازہ غلط ہے تو اپنے فضل سے ان اندازوں کو درست فرما دے۔ اگر دلوں کی توفیق کم ہے تو اس توفیق کو بڑھانا بھی اللہ ہی کا کام ہے۔ اگر ظاہری ذرائع آمد کے لحاظ سے توفیق کم ہے تو اس حیثیت سے بھی توفیق بڑھانا ہمارے رب ہی کا کام ہے۔ اسی کو طاقت ہے۔ علاوہ ازیں بوجھ کم کرنا بھی تو اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے ان پہلوؤں پر غور کرتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم پانچ مشن ہاؤسز کی تعمیر کو پیش نظر رکھ کر کام شروع کر دیں اور اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے عاجزی اور انکساری کے ساتھ دعائیں کرتے ہوئے توفیق بڑھانے کی کوشش کریں تو بعید نہیں کہ ہم ان پانچ مشن ہاؤسز کا بوجھ برداشت کر سکیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک مشن ہاؤس کے لئے ہمیں کم سے کم پانچ لاکھ ڈالرز کا تخمینہ پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ اور فوری طور پر جن جگہوں کے متعلق بھی فیصلہ ہو ان میں شہر سے کچھ باہر نکل کر بھی زمین لینی پڑے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ باہر نکل کر زمین لینی چاہیئے لیکن زمین کا رقبہ زیادہ ہونا چاہیئے۔ ایک دو چار کنال پر ہمیں راضی نہیں رہنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ بہت ہی چھوٹے تخمینے ہیں۔ اور آئندہ بڑی مشکلات پیدا کر دیتے ہیں۔ تھوڑی زمین لے کر ہم لاکھوں روپیہ اس پر خرچ کریں اور ایک دو سال کے اندر ہی یہ احساس ہو کہ آگے پھیلنے کی کوئی گنجائش نہیں رہی تو یہ درست نہیں۔ بہرحال ہمیں وسیع رقبہ کی کوشش کرنی چاہیئے اور میں سمجھتا ہوں پانچ ایکڑ کم سے کم معیار پیش نظر رہے۔ باسٹن کی طرح اگر ۱۵ ایکڑ مل جائے تو اور بھی بہتر ہے۔ تو اس نقطۂ نگاہ سے اگر ہم پانچ لاکھ فی مسجد اور مشن ہاؤس کا تخمینہ سامنے رکھیں تو اڑھائی ملین کا خرچ پیش نظر ہے۔ آیا یہ اڑھائی ملین دینے کی جماعت میں اس وقت توفیق ہے یا نہیں ہے، آج نہیں ہے تو کل ہوگی یا نہیں ہوگی یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ لیکن میں اس پر توکل کرتے ہوئے اس تحریک کا آغاز کرتا ہوں۔ اور تجربہ بتائے گا کہ کس حد تک جماعت کی توفیق ہے یا خدا تعالیٰ نے اسے بڑھا دیا ہے۔ اور جتنی بھی قربانی کی توفیق جماعت پا دے گی اس کے مطابق ہی بہرحال ہم نے کام کرنا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے کام ہیں۔ میں اور آپ داروغہ تو نہیں ہیں۔ ایک عاجزانہ پیشکش ہے جسے اللہ

قبول فرمائے اور اس میں برکت دے تو یہ اس کا کام ہے۔ مگر نیک نیتی اور خلوص اور انکسار کے ساتھ اس کے حضور پیش کرنا تو بہرحال یہ ہمارا کام ہے تو اس تحریک کا آغاز کرتے ہوئے مَیں سب سے پہلے اپنی طرف سے پانچ ہزار ڈالر کی ایک حقیر رقم اس مقصد کے لئے پیش کرتا ہوں۔ یعنی فی مشن ہاؤس ایک ہزار ڈالر۔ اس میں سے چار ہزار سے کچھ زائد کی ادائیگی تو مَیں کر چکا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ سے اُمید رکھتا ہوں کہ بقیہ ادا کرنے کی بھی مجھے جلد توفیق عطا ہو جائے گی۔ جہاں تک جماعت کے اخلاص کا تعلق ہے مجھے اس میں ذرہ بھی شک نہیں۔ یہ عجیب جماعت ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمائی ہے۔ بے انتہا اخلاص کا سمندر ہے۔ کئی جگہ یہ بظاہر دیکھنے سے احساس نہیں ہوتا۔ ایک غفلت یا نیند کی سی کیفیت ہوتی ہے مگر ذرا سا جگا دیا جائے، ذرا سا احساس دلا دیا جائے اپنی عظمت کا تو مَیں نے دیکھا ہے کہ احمدی اس طرح اُٹھتے ہیں جس طرح سویا ہُوا شیر اُٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ اتنا غیر معمولی جوش ہے دبا ہُوا سینوں کے اندر۔ ایسا جذبہ ہے خدمت کا کہ جب اس کے نظارے کی توفیق ملتی ہے تو انسان کا سر جھک جاتا ہے اپنے ربّ کے حضور شکر اور حمد کے ساتھ۔ اتنی عظیم الشان جماعت اس مادی دُنیا میں اُس نے پیدا فرمائی کہ جب کہ ساری دُنیا ایک بالکل مختلف مادی نظریۂ حیات میں مبتلا اور ڈوبی ہوئی ہے۔ کس طرح جماعت کے دوست محبت اور خلوص کے ساتھ اپنی عزیز ترین چیزیں اللہ کے قدموں میں ڈالنے کے لئے بے تاب ہوتے ہیں۔ اور اور جہاں تک اس پہلو سے توفیق کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ بعض دلوں کی توفیق تو اتنی بڑھا دیتا ہے کہ وہ سب کچھ دینے کے بعد بھی ایک بے قراری محسوس کرتے ہیں کہ ہم نے کافی نہیں دیا۔ روتے ہیں۔ دُعائیں کرتے ہیں کہ اَے خدا ہماری ظاہری توفیق کو بڑھا تاکہ ہم اپنے دِل کی تمنائیں پُوری کر سکیں۔ لیکن ظاہری توفیق ان کی جتنی بھی بڑھتی چلی جائے، دِل کی وسعت کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ایک تو جہنم کا نقشہ ہے، ایک جنت کا نقشہ بھی هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ کا ہم ان معنوں میں دیکھتے ہیں ان کے دِل کی پیاس نہیں بجھتی جب تک مزید اور مزید خدا کی راہ میں پیش نہ کر دیں۔ تو ایسے بھی لوگ ہیں۔ آپ امریکہ میں ایک ایسی سوسائیٹی میں زندگی بسر کر رہے ہیں جہاں مادی فلسفۂ حیات زندگی کے اکثر شعبوں پر حاوی ہو چکا ہے۔ یہ کوئی نیا فلسفہ نہیں۔ کوئی ایسا فلسفہ نہیں جسے انسان نے آج کے تعلیم کے دَور میں ایجاد کیا ہو۔ قرآن سے پتہ چلتا ہے کہ ہمیشہ ہمیش سے یہی دو فلسفۂ حیات ایک دوسرے کے مدِ مقابل کھڑے ہیں۔ ایک دوسرے سے نبرد آزما چلے آ رہے ہیں۔ اس میں زمانے کے پیچھے رہ جانے یا آگے بڑھ جانے کا کوئی تعلق نہیں۔ چنانچہ قرآن کریم اس مادی فلسفہ کا (جس کا ہم امریکہ میں خصوصیت کے ساتھ مشاہدہ کرتے ہیں) ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے :-

وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝

(سُورۃ الجاثیہ آیت : ۲۵)

یہ لوگ دُنیا والے کہتے ہیں کہ یہ زندگی اور مَوت تو یہیں کے قصّے ہیں ہم مرتے بھی ہیں اور زندہ بھی ہوتے ہیں۔ وما یھلکنا الّا الدھرُ۔ اور زمانہ ہی سب کچھ کرتا ہے۔ اس میں خدا کا کوئی دخل نہیں ہے۔ لیکن ان کو علم نہیں ہے۔ وہ محض ظن پر مبنی یہ باتیں کرتے ہیں۔

اس نظریۂ حیات کے بالکل برعکس ایک مذہبی فلسفہ ہے جسے قرآن کریم ایک جگہ یوں بیان فرماتا ہے :-

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُۨ ۙ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۔ (سُورۃ المُلک آیت : ۲)

تبارک الذی بیدہ الملک بابرکت ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں ملکیت کی ساری طاقتیں ہیں۔ مُلک اسی کا ہے۔ الذی خلق الموت والحیٰوۃ جس نے زندگی اور موت کو پیدا کیا اور ایک مقصد کے لئے پیدا کیا۔ لیبلوکم ایّکم احسن عملاً تاکہ زندگی اور موت کے مابین تمہاری آزمائش کرے کہ تم زندگی کی طرف بڑھنا چاہتے ہو یا موت کی طرف واپس لوٹ جاتے ہو۔ وھو العزیز الغفور وہ غالب بھی ہے اور بخشنے والا بھی ہے۔ اس آیت کی تفسیر کا تو یہاں موقع نہیں لیکن جیسا کہ ظاہر ہے یہ دو بالکل متقابل فلسفہ حیات ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے، اپنے مومن بندوں سے یہ توقع رکھتا ہے کہ جب انہیں زندگی کی طرف بُلایا جائے تو وہ مَوت کی طرف نہ جھکیں۔ جب انہیں کامیابیوں کی طرف بلایا جائے تو وہ ناکامیوں کی طرف مُنہ کر کے کامیابیوں کی سمت پیٹھ پھیرتے ہوئے بھاگنا نہ شروع کر دیں۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے غلاموں کو جو تربیت دی اس کے پیشِ نظر جب بھی یہ دو راہیں اُن کے سامنے کھولی گئیں زندگی کی راہ یعنی خدا کی راہ میں قربانیاں پیش کرنے اور خدا کی سمت آگے بڑھنے کی راہ۔ اور موت کی راہ یعنی خدا تعالیٰ سے دُوری کی راہ تو ہمیشہ انہوں نے زندگی کی راہ کو موت کی راہ پر ترجیح دی۔ لیکن کچھ کمزور بھی تھے۔ کچھ منافقین بھی تھے کچھ ایسے بھی تھے جن پر زندگی کا پیغام بوجھل تھا۔ چنانچہ ان کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ۭ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ۔ (سُورۃ التوبہ آیت : ۳۸)

اَے لوگو! جو ایمان لائے ہو تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تمہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلو تو تم بوجھل ہو جاتے ہو۔ زمین تمہارے قدم پکڑ لیتی ہے۔ ارضیتم بالحیٰوۃ الدنیا کیا تم دُنیا کی زندگی پر راضی ہو گئے ہو آخرت کے مقابل پر۔ فما متاع الحیٰوۃ الدنیا فی الاٰخرۃ الّا قلیل۔ حالانکہ آخرت کی زندگی کے مقابل پر یہ دُنیا کی متاع تو کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ اثّاقلتم الی الارض کا جو عربی محاورہ ہے اس کا پورا فصیح و بلیغ اُردو ترجمہ تو ہو ہی نہیں سکتا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ قرآن کریم کی زبان کا دُنیا کی کسی زبان میں بھی ترجمے کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ لیکن اثّاقلتم الی الارض سے ملتا جلتا ایک محاورہ ہمیں پنجابی میں نظر آتا ہے جو اس مضمون کو شاید اُردو کی نسبت بہتر بیان کرتا ہو۔ جب کسی کو کسی اچھی چیز کی طرف بُلایا جاتا ہے، انعام کی طرف، کسی اعلیٰ مقصد کی طرف اور وہ اسے قبول کرنے کے لئے راضی نہ ہو، آگے نہ بڑھے۔ تعاون نہ کرے تو پنجابی میں کہتے ہیں "بھاریں پے گیا" کہ ہم تو اس کی فلاح کے لئے، اس کی بہبود کے لئے بات کر رہے تھے اس کو بُلا رہے تھے تو وہ "بھاریں پے گیا" اثّاقلتم الی الارض کا بعینہٖ یہی نقشہ کھینچا گیا ہے کہ بوجھل ہو گیا زمین کی طرف بیٹھ گیا۔ حالانکہ اس کی اپنی مرضی کی بات تھی۔ جیسے کہ ایک کشمیری کے متعلق آتا ہے پُرانے زمانے میں جب کشمیر پر راجاؤں نے ظلم کئے تو رفتہ رفتہ اس قوم میں بیگار کی وجہ سے بہت ہی احساس کمتری پیدا ہو گیا۔ چنانچہ ایک کشمیری کے متعلق انہی حالات میں اسی زمانے کی بات ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ سردیوں میں سایہ میں بیٹھا ہُوا تھا تو اس کو کسی نے کہا بھئی باہر آؤ دھوپ میں آکر بیٹھو تو ہاتھ آگے بڑھا کر کہتا ہے کہ اس کا کیا دو گے۔ اس لئے کہ اس کو ایک مدت سے بیگار کا خوف تھا۔ اور ایسا خوف اس کے دِل میں جم چکا تھا کہ یہ بھی فیصلہ نہیں کر سکتا تھا کہ اس میں میری بھلائی ہے۔ تو بہرحال جب قومیں اس قسم کی جہالت میں مبتلا ہو جاتی ہیں تو اثّاقلتم الی الارض کا نقشہ نظر آتا ہے۔ اللہ ان کو فلاح اور بہبود اور بھلائی کی طرف بُلا رہا ہوتا ہے اور وہ زمین کی طرف بوجھل ہو رہے ہوتے ہیں۔ لیکن جہاں تک مومن کا تعلق ہے وہ جماعتِ احمدیہ آج دنیا میں حقیقی ایمان کا نمونہ پیش کرنے کے لئے پیدا کی گئی ہے، اس سے بالکل برعکس نظارے ہم دیکھتے ہیں۔ اپنے خلافت کے منصب پر فائز ہونے کے بعد مَیں نے جو نظارے دیکھے ہیں میرا دل تو مغلوب ہو چکا ہے ان نظاروں سے۔ ایسے ایسے پیارے احمدی خدا تعالیٰ نے پیدا فرمائے ہیں کہ رشک آتا ہے ان کی طرف دیکھ کر آپ اندازہ نہیں کر سکتے۔ جس کے دِل پر گزری ہو وہ جانتا ہے کہ اخلاص کس قدر گہرائی میں پہنچ کر انسان کے دل پر قبضہ کر لیتا ہے۔ یعنی برداشت سے بڑھ جاتا ہے بعض لوگوں کا اخلاص اور سوائے اس کے کہ دردِ دل سے اُن کے لئے دعائیں اُٹھیں انسان کی کچھ پیش نہیں جاتی۔ بیسیوں احمدی ہیں جن کے خطوط آتے ہیں۔ یا بعض مِل کر کہتے ہیں کہ خدا کے لئے یہ سب کچھ لے لو۔ یہ زندگی ہم پر بوجھ ہے۔ یہ مال و دولت ہمارے نزدیک کوئی قیمت نہیں رکھتے، انہیں قبول کرو خدا کے راستے میں خرچ کرو۔ ہمیں فقیر بنا دو تب ہم راضی ہوں گے، تب ہم خوش ہوں گے۔ جن کو ملنے کا موقع ملتا ہے مَیں اُن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتا ہوں۔ مَیں جانتا ہوں ایک ایک لفظ، ایک ایک لفظ کا ہر زیر و بم، اس کی ہر حرکت، اس کا ہر سکون سچائی پر مبنی ہے۔ کوئی اس میں ملاوٹ نہیں ہوتی۔ پھر خطوط آتے ہیں۔ ایک ایک لفظ سچائی میں ڈوبا ہُوا اور زندہ ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ایسے مخلصین بھی بخشے ہیں اور یہ توفیق بھی عطا فرمائی ہے۔ یعنی دلوں کی توفیق کہ وہ سب کچھ پیش کرنے کے لئے بے قرار ہیں۔ اور پھر بھی ان کو چین نہیں آئے گا۔ وہ کہیں گے کچھ اَور بھی ہو، کاش!! تو وہ بھی ہم خدا کی راہ میں دے دیں۔ لیکن کچھ حقوق ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ اُن کی اپنی ذات کے ان کی اولادوں کے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ سوائے استثنائی حالات کے اور خاص لوگوں کے آپ کے سامنے جب اس طرح پیش کیا گیا کہ آپؐ نے یہ سمجھا کہ اس پیش کرنے والے کے ذاتی حقوق تلف ہوتے ہیں جو خدا نے قائم فرمائے ہیں اس کی ذات کے اس پر، یا اس کے اہل و عیال کے حقوق تلف ہوتے ہیں تو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قبول نہیں فرمایا۔ ہمیشہ سے مقدر تھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سُنّت تمام بنی نوعِ انسان کے لئے باعثِ تقلید سنّت ہوگی۔ ان معنوں میں یہ ایک ایسی سُنّت ہے جو ہمیشہ سے مقدر تھی۔ اس سُنّت سے باہر جا کر کوئی کام کرنا ہلاکت کو دعوت دینا ہے۔ پس خلیفۃ المسیح کی حیثیت سے تو مَیں اس سنّت کا مفہوم سمجھتا ہوں مَیں بھی اس کے مطابق قربانی کا ایک حصّہ قبول کرتا ہوں۔ اور ایک حصّہ یہ کہہ کر واپس کرتا ہوں کہ آپ

کے اپنے حقوق ہیں۔ آپ کے اہل و عیال کے حقوق ہیں۔ ان کا خیال کریں۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ اس پر بھی ان کے دلوں کا درد کم نہیں ہوتا۔ باوجود اس کے کہ وہ جانتے ہیں کہ جو ہم سے لے رہے ہیں وہ ہمیں واپس دیا گیا ہے پھر بھی ان کی بے چینی صاف نظر آتی ہے، اُن کی اداؤں اور ان کی حرکتوں سے۔ بہرحال یہ خدا تعالےٰ کا دیا ہُوا ایک فضل ہے کہ اس کی راہ میں پیش کرنے کی توفیق پانا جس کو وہ اس فضل سے نوازے یہ اس کا احسان ہے، اس کا کرم ہے۔ مگر جہاں تک نظامِ جماعت کا تعلق ہے اسے تمام پہلو دیکھنے پڑتے ہیں۔ تو ایسے بھی ہیں۔ اور اس کے بالمقابل ایسے بھی ہیں جن کو دیکھ کر طبیعت سخت بے چینی اور بے قراری محسوس کرتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب ہیں، آپ کی جماعت میں شامل ہیں۔ لیکن بعض ایسے ہیں جو سالہا سال میں بھی کوئی توفیق نہیں پاتے خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی۔ پھر ایک تعداد ایسی بھی ہے جو توفیق تو پاتی ہے۔ لیکن بے قاعدہ یا بے شرح دیتے ہیں۔ جو بچ جائے۔ اور وہ یہ سمجھیں کہ اب اس کے دینے سے کوئی فرق نہیں پڑتا تو کچھ دے دیتے ہیں۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جماعت کی روایات اور جماعت کی عائد کردہ پابندیوں سے ہم آزاد ہیں۔ ہمارا مال ہے ہم جس طرح چاہیں خرچ کریں۔ کچھ تھوڑی سی توفیق ہوئی تو دے دیں گے نہیں تو نہ سہی۔ یہ گویا ATTITUDE اور یہ رُجحان ہے ان کا۔ تو اسی لئے مَیں نے بار بار جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ پہلے ان حالات کو درست کرو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف جو رُجحانات ہیں وہ صحت مند بناؤ۔ سچائی سے کام لو۔ فیصلہ کرو کہ تم اس جماعت کے ساتھ وابستہ رہ سکتے بھی ہو یا نہیں، جس کے کام مشکل ہیں۔ جس پر ساری دُنیا کی تبلیغ کا بوجھ ڈالا گیا ہے۔ اتنے عظیم الشان کام ہیں۔ اور راستے وسیع ہیں کہ اگر ان کی وسعت کا صحیح اندازہ ہو تو انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ہوش اُڑ جاتے ہیں کہ ہم چُنے کیسے گئے ان کاموں کے لئے، ہم میں توفیق ہی کوئی نہیں، ایک ملک کے حالات بدلنے کی بھی۔ ساری جماعت کوشش کرے (یعنی جہاں تک دُنیا کے ذرائع کا تعلق ہے) حقیقت یہ ہے کہ ایک مُلک کے حالات بدلنے کی بھی ہم میں طاقت نہیں ہمیں کھڑا کیا گیا ہے اللہ کی طرف سے کہ جاؤ اور ساری دُنیا کو تبلیغ کرو۔ تو کیسے ہوگا یہ کام۔ یہ ہوگا صرف دُعا کے ذریعہ۔ لیکن دُعاؤں سے پہلے اخلاص کے ساتھ اپنا سب کچھ پیش کرنا ضروری ہے۔ قبول ہوسکتا بھی ہو یہ الگ بحث ہے لیکن دل کی تمنّا تو یہ ہونی چاہیئے کہ ہمارا سب کچھ خُدا کی راہ میں قربان اس کی راہ میں فِدا اور جتنا بھی ہو انسان یہ تسکین محسوس کرے کہ الحمد للہ اللہ کے فضل کے ساتھ ہماری قربانی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پایۂ قبولیت میں جگہ پا گئی۔ یہ ہے وہ مالی قربانی کی رُوح جس کی توقع اللہ تعالیٰ رکھتا ہے اپنے بندوں سے۔ اور اگر یہ رُوح اس نشان کے ساتھ نہ پائی جائے تو قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ ایسے لوگ اللہ کے نزدیک حقیقی مومن نہیں ہیں۔ اور وہ ایمان کا صحیح تصوّر اپنے دل میں نہیں رکھتے۔ اللہ ایسے ہی لوگوں کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرماتا ہے کہ تُو ان سے کہہ دے کہ یہ تمہارے آباء و اجداد، تمہارے بیٹے، تمہارے اموال یہ دُنیا کی دولتیں جن کی تمنّا تمہیں بے قرار رکھتی ہے۔ اور یہ تجارتیں جن کے متعلق تمہیں ہر وقت دھڑکا لگا رہتا ہے کہ سرمایہ کی کمی ان کو نقصان نہ پہنچا دے۔ اور اسی طرح گھروں کی تمنّا جو تمہاری زندگی کی بڑی خواہشات میں سے ایک خواہش ہے کہ بہترین آرام دہ پیارا دلکش دلربا گھر میسّر ہو یہ ساری چیزیں اگر اللہ اور اس کے رسُولؐ اور خدا کی راہ میں خدمت کرنے کی توفیق پانے سے تمہیں زیادہ پیاری ہیں تو تم اللہ کے حکم کا انتظار کرو۔ وہ فیصلہ فرمائے گا کہ تم کس حد تک اس کے نزدیک مومن ہو۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ (سُورۃ التوبہ آیت: ۲۴)

کہ اگر تمہیں اپنے باپ بیٹے بھائی بیویاں اپنے قبیلے اپنے دوست احباب اور وہ مال جن کو تم نے کمایا ہے اور جمع کیا ہے اور وہ تجارتیں جن کی کساد بازاری سے تم ڈرتے ہو اور وہ گھر جو تمہارے دِل کی تمنّا ہیں کہ کاش ہمیں ایک اچھا گھر نصیب ہو۔ اگر یہ سب چیزیں اللہ اور اس کے رسولؐ اور اس کی راہ میں جہاد سے تمہیں زیادہ پیاری نظر آتی ہیں تو پھر اللہ کے حکم اور اس کے فیصلہ کا انتظار کرو۔ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ فاسقین کو اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا۔

تو جب خدا کی ضرورتیں انسان کی ذاتی ضرورتوں کے مقابل پر آتی ہیں تو مومن کے لئے دو راہیں بن جاتی ہیں۔ وہ بیک وقت دو راہوں پر قدم نہیں مار سکتا۔ اس وقت اُسے لازماً خدا کی راہ اختیار کرنی پڑتی ہے۔ اور یہی نقشہ کھینچا گیا ہے کہ ایسے ایسے دو راہے بھی آتے ہیں جہاں تم دین اور دُنیا بیک وقت دونوں نہیں رکھ سکتے۔ تمہیں فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ آیا میں دین کو دُنیا پر مقدّم کروں گا یا دُنیا کو دین پر مقدم کروں گا۔ اس وقت خُدا کے بندے لازماً دین کو دُنیا پر مقدم کرتے ہیں۔ یہ وہ معیار ہے جو قرآن کریم ایک مومن کا پیش فرماتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس امر کی وضاحت فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کی تمہاری کمزوریوں پر بھی نظر ہے تم میں بوڑھے ہیں، تم میں بیمار ہیں، اور ایسے بھی ہیں جن کو خرچ کرنے کی توفیق نہیں۔ یعنی ان کی زندگی کی کم از کم ضروریات پوری کرنے کے بعد کچھ نہیں بچتا۔ چٹیاں پڑی ہوئی ہیں۔ اور کئی قسم کے بوجھ ہیں۔ لیکن دِل کا خلوص رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان پر کوئی حرج نہیں۔ وہ منافق نہیں ہیں۔ اُن کے ایمان میں کوئی شک نہیں۔ ہماری ان کے سینوں پر اُن کے دلوں پر نظر ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ حقیقت میں یہ محسنین ہیں۔ یہ نیک دِل لوگ ہیں۔ پاک نیتیں رکھتے ہیں، خلوص رکھتے ہیں۔ قُربانی کے جذبے سے مزیّن ہیں۔ مگر زمانے کے حالات اور مصائب اور مشکلات ان کی کچھ پیش نہیں جانے دیتیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس استثناء کا ذکر کرتے ہوئے اسی آیت کے بعد جو مَیں نے پہلے تلاوت کی ہے فرماتا ہے:۔

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَ لَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۙ (سُورۃ التوبہ آیت: ۹۱)

یعنی ان محسن بندوں پر جو نیک تمنائیں اور خلوص اپنے دِل میں رکھتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ سے کوئی پکڑ نہیں۔ کوئی اُن پر اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ان کے لئے اللہ کا پیغام یہ ہے کہ وہ بہت بخشش کرنے والا ہے، بڑا ہی رحم کرنے والا ہے ان کی یہ تمنائیں خدا کی راہ میں قبول ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس نہایت ہی پیارے بخشش اور رحم کے اعلان کے باوجود ایسے بھی تھے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلام جن کے دِل تسلّی نہیں پاتے تھے۔ کچھ مزدور تھے کچھ فاقہ کش تھے۔ اور پیش نہیں جاتی تھی، تو وہ جنگل میں نکل جاتے تھے۔ لکڑیاں کاٹ کر بیچتے تھے اور اپنی تمنائیں پوری کرتے تھے خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی جتنی بھی ان کو توفیق ملتی اس کے مطابق خدا کی راہ میں خرچ کر دیتے۔ چنانچہ ایسے لوگوں کے لئے ایک موقع پیش آیا جب کہ شمالی سرحدوں پر جہاد کے لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مجاہدین کی ضرورت در پیش تھی۔ اور آپ نے عام اعلان فرمایا کہ جو لوگ بھی خدا کی راہ میں جہاد کے لئے آنا چاہتے ہیں آگے آئیں۔ انہی لوگوں میں سے ایک بڑا گروہ سبقت لے جاتے ہوئے دوڑتے ہوئے حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہُوا اور عرض کی، اے اللہ کے رسولؐ! مال خرچ کرنے کے لئے تو ہمارے پاس کچھ نہیں تھا۔ بے بس اور بے اختیار تھے۔ مگر خدا کی دی ہوئی جانیں حاضر ہیں۔ انہیں قبول فرمائیے تاکہ ہماری حسرتیں بھی پوری ہوں۔ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ وہ ایسا غربت کا زمانہ تھا کہ آنحضور صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے پاس ذرائع نہیں تھے کہ ان کو سواریاں مُہیّا کریں۔ ضروری ہتھیار مہیّا کریں۔ اور میدانِ جہاد تک جو بہت دُور کا ایک مقام تھا۔ وہاں تک ان کو پہنچانے کا انتظام فرما سکیں۔ چنانچہ اس پیشکش کو حضور اکرمؐ نے قبول نہیں فرمایا۔ اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے۔ جب یہ بس بھی نہ چلا جو کچھ تھا وہ پیش کیا۔ لیکن وہ بھی قبول نہ ہو سکا تو وہ اس حال میں لوٹے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور کہہ رہے تھے کہ کچھ بھی نہیں ہے کہ جو ہم خُدا کی راہ میں پیش کر سکیں۔ خُدا کی کیسی پیار کی نگاہیں ان پر پڑیں کہ ان کا ذکر ہمیشہ کے لئے قرآن کریم میں محفوظ فرما لیا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان لوگوں پر بھی کوئی حرج نہیں کہ جن کے پاس خرچ کرنے کے لئے مال نہیں ہے۔ لیکن مال خرچ کرنے کی تمنّائیں ہیں اور ان پر بھی کوئی حرج نہیں کہ جن کے پاس صرف جانیں تھیں۔ اور جانیں انہوں نے پیش کیں۔ لیکن وہ بھی قبول نہ کی گئیں۔

وَ لَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَّ اَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ۝

(التوبہ آیت: ۹۳)

یعنی وہ اِس حال میں لوٹے اعینھم تفیض من الدمع کہ آنکھوں سے آنسو رواں تھے غم کے مارے کہ کیا کریں کچھ پیش نہیں جاتی، خدا کے لئے کیا خرچ کریں۔ یہ وہ مومن بندے ہیں جو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ نے پیدا کئے۔

پس یہی وہ توقعات ہیں جن کو لے کر، یہی وہ توقعات ہیں جن پر بنا کرتے ہوئے میں اپنے ربّ سے اُمید کرتا ہوں۔ اسی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائمی و زندہ قوتِ قُدسیہ کے نتیجہ میں وہ جماعت کو بھی ایسے مخلصین عطا فرمائے گا اور فرما رہا ہے اور یہ دائرہ میں دیکھ رہا ہوں کہ دن بدن وسعت پذیر ہے۔ دن بدن نئے ولولے بیدار ہو رہے ہیں، نئے

جوش پیدا ہو رہے ہیں۔ نئی تمنائیں اُٹھ رہی ہیں اور اسلام کی راہ میں قربانی کے معیار بلند تر ہوتے مجھے دکھائی دے رہے ہیں۔ اور مَیں جانتا ہوں کہ ایسا وقت آنے والا ہے کہ سینوں میں بھرے ہوئے ولولے کناروں تک پہنچیں گے اور کناروں سے اُچھلنے لگیں گے۔ اور ساری دُنیا میں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا پیغام پہنچائیں گے۔ پس مجھے اُمید ہے مجھے توکّل ہے اپنے ربّ پر جو مَیں دیکھ رہا ہوں، اُس پر جو مجھے نظر آرہا ہے اپنی آنکھوں کے سامنے اس پر اندازہ کرتے ہوئے اس بنا پر کرتے ہوئے مَیں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے دین کی ساری ضرورتیں پوری ہونگی چند آدمی اگر نہیں کرسکیں گے تو چند اور آدمی ان کی جگہ لے لیں گے۔ لیکن اب یہ تقدیر ہے جسے دُنیا میں کوئی بدل نہیں سکتا۔ اس نے بہرحال پُورا ہونا ہے۔ پس جس قدر بھی آپ کو توفیق ہے، مَیں نہیں جانتا کہ وہ کتنی ہے، مجھے علم نہیں آپ کی ضروریات کا، آپ کی آمدنیوں کا، آپ کے دل کی وسعتوں کا لیکن دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہر پہلو سے یہ وسعتیں بڑھا دے۔ پس جتنی بھی آپ کو توفیق ہے آپ اپنے رب کے حضور پیش کریں۔ مَیں جانتا ہوں کہ ایک توفیق مزید توفیق عطا فرماتی ہے۔ اور ایک نیکی دس نیکیوں کی توفیق عطا فرماتی ہے۔ رفتہ رفتہ دل کُھلنے لگیں گے۔ رفتہ رفتہ وہ بھی جن کو آج تک خدا کی راہ میں پیش کرنے کی لذت سے آشنائی نہیں ہُوئی، جب وہ اس لذت سے آشنا ہوں گے تو یہ لذت دُوسری لذتوں پر غالب آجائے گی۔ یہی ہوتا آیا ہے۔ یہی ہو رہا ہے۔ اور یہی ہوگا۔ اس لئے اس بارے میں مجھے ذرا بھی شک یا شبہ نہیں کہ ایک دفعہ جو شخص بھی نیکی کی توفیق پائے گا اس کا دل کُھلتا چلا جائے گا۔ اور اس کی وسعتیں بڑھتی چلی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اس پر نازل ہوتے چلے جائیں گے۔ تو مَیں نہیں جانتا کہ آپ کی توفیق کیا ہے۔ ہاں میری دُعا ہے کہ آپ کو بہت جلد کم از کم پانچ مشن ہاؤسز اس قسم کے تعمیر کرنے کی توفیق ملے جو ایک لمبے عرصہ تک ہماری ضرورتوں کے پورا کرنے کے اہل ہوں۔ اور جماعت کے شایانِ شان مشن ہاؤسز ہوں اور ہمارے بچوں کی، ہماری عورتوں کی، ہمارے مہمانوں کی ہر قسم کی ضروریات کو پُورا کرسکیں۔ اگر میرا اندازہ درست نہیں اگر نعوذ باللہ من ذٰلک آپ کی توفیق کم ہے تو جیسا کہ مَیں نے پہلے بیان کیا تھا جتنا بھی خُدا عطا فرمائے گا اسی کو خرچ کریں گے۔ بہت بڑی عمارتیں نہ سہی غریبانہ بنالیں گے خالی زمین پر اکٹھا ہونا شروع ہو جائیں گے۔ کم سے کم عید گاہیں تو ہمیں مل ہی جائیں گی بچوں کے لئے پارکس بن سکتی ہیں۔ پہلے زمینیں لی جائیں اور کم سے کم پانچ ایکڑ کو پیشِ نظر رکھ کر یعنی یہ شرط ہے کم سے کم کی۔ سوائے اس کے کہ استثنائی طور پر جماعت اجازت لے لے۔ اور اگر ہوسکے تو دس ایکڑ پندرہ ایکڑ زمین کی کوشش کی جائے۔ پھر تعمیر کا جو مرحلہ ہے وہ انشاء اللہ اس کے بعد آئے گا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہے اگر آپ کو ۲½ ملین کی توفیق نہیں تو ایک ملین۔ ایک ملین نہیں تو پانچ لاکھ جیسے بھی خدا تعالیٰ نے جو کچھ بھی ہمیں عطا فرمایا اس کی جو بھی تقدیر ظاہر ہوگی ہم اس پر راضی ہوں گے۔ تاہم میری دُعا یہ ہے میری تمنا یہ ہے کہ آپ کی نسل جو آج اس وقت امریکہ میں وقت گزار رہی ہے، آپ کو یہ توفیق ملے کہ بہت جلد آپ پانچ چھوڑ کے دس مشن ہاؤسز تعمیر کرسکیں۔ اور آئندہ رہتی دُنیا تک آپ کا یہ کارنامہ لوگوں کو یعنی آنے والی نسلوں کو آپ کے لئے دُعا کی تحریک کرتا رہے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آپ کے دل کی وسعتیں بڑھائے۔ آپ کے ظاہری اموال کی وسعتیں بھی بڑھائے۔ آپ کو خدمتِ دین کی توفیق بخشے۔ جو کچھ آپ سے قبول فرمائے اس کے بدلے اپنے فضل اس دُنیا میں بھی آپ پر نازل فرمائے۔ یہاں تک کہ برکتوں سے آپ کے گھر بھر جائیں۔ ایک گھر خُدا کے لئے آپ بنائیں تو دس گھر وہ آپ کے لئے بنائے، اس دُنیا میں اور اُس دُنیا میں بھی۔ آپ اپنے ربّ سے راضی رہیں۔ آپ کا ربّ آپ سے راضی رہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ"

(منقول از روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۳۱ مارچ ۱۹۸۳ء)

(بحوالہ پندرہ روزہ "النور" واشنگٹن امریکہ بابت ۱۵ دسمبر ۱۹۸۲ء)

درخواستِ دُعا

مکرم عبدالواحد صاحب قریشی شاہجہانپور کو موٹر سائیکل کے حادثہ میں شدید اور گہری چوٹیں آئی ہیں۔ ایک ٹانگ کی ہڈی بے حد متاثر ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے انہیں فوری طور پر ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ موصوف اس سے قبل بھی بدر کی مخلصانہ اعانت میں پیش پیش رہے ہیں۔ اور اب پھر انہوں نے بغرضِ حصُولِ دُعا اعانتِ بدر میں مبلغ پچاس روپے ارسال کئے ہیں۔ فجزاہُ اللہ خیراً۔ قارئین سے موصوف کی کامل و عاجل شفایابی اور ہر قسم کے جسمانی نقص سے محفوظ رہنے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

مسجد مبارک قادیان میں

محترم مسعود احمد صاحب جہلمی وکیل التبشیر ربوہ کا

مؤثّر اور دلچسپ خطاب

قادیان: ۱۳ شہادت (اپریل) ـــ آج یہاں بعد نمازِ عشاء مسجد مبارک میں لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام ایک خصوصی شبینہ اجلاس منعقد ہُوا۔ جس کے مہمانِ خصوصی محترم مسعود احمد صاحب جہلمی وکیل التبشیر تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ تھے۔ حسب پروگرام اجلاس کی کارروائی محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے انچارج وقفِ جدید قادیان کی صدارت میں آغاز پذیر ہوئی۔ مگر مہمانِ خصوصی کا خطاب شروع ہوتے ہی محترم ملک صاحب کو بوجوہ اجلاس سے اُٹھ کر جانا پڑا جس کی وجہ سے بقیہ کارروائی محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان کی صدارت میں جاری رہی۔

مکرم مولوی عبدالکریم صاحب اکیانہ کی تلاوتِ کلام پاک اور مکرم وحید الدین صاحب شمس کی نظم خوانی کے بعد محترم ملک صاحب نے مہمانِ خصوصی کا تعارف کرایا۔ ازاں بعد محترم مسعود احمد صاحب جہلمی نے کم و بیش پون گھنٹہ پر مشتمل ایک دلچسپ اور مؤثر خطاب فرمایا۔ جس میں محترم موصوف نے مرکزِ احمدیت ربوہ میں منعقد ہونے والی جماعت احمدیہ کی ۶۳ ویں مجلسِ مشاورت کے روح پرور کوائف بیان کرنے کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز اور ولولہ انگیز خطابات کے نتیجہ میں تمام عالمِ احمدیت میں پیدا ہونے والی قربانی، اخلاص اور بیداری کی ایک نئی لہر کا دلچسپ پیرائے میں تذکرہ کیا۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ قریباً پونے دس بجے شب یہ بابرکت مجلس اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

سیکرٹری تبلیغ و تربیت لوکل انجمن احمدیہ قادیان

ولادت

(۱) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیزہ امۃ المجیب صاحبہ دختر مکرم چوہدری محمد شریف صاحب گجراتی درویش کو ربوہ میں پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچے کا نام "جاوید احمد طارق" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محبوب احمد صاحب گجراتی باڈی گارڈ (حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ) کے فرزند مکرم رفیق احمد صاحب خالد کا بیٹا ہے۔ احباب سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو والدین کے لئے قرۃ العین، صالح اور طویل العمر بنائے۔ آمین۔ (خاکسار ملک صلاح الدین انچارج وقفِ جدید قادیان)

(۲) مکرم امیر احمد صاحب دکوری جنتہ کنٹہ کو اللہ تعالیٰ نے بتاریخ ۲۴/۳/۸۳ دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ موصوف نے اس خوشی میں بطور شکرانہ تحریک مدات میں مبلغ دس روپے ادا کئے ہیں۔ قارئین سے نومولودہ کے نیک، صالحہ، خادمہ دین ہونے اور صحت والی لمبی عمر پانے نیز موصوف کے کاروبار میں خیر و برکت اور جملہ پریشانیوں سے نجات کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار حاتم خان احمدی جنتہ کنٹہ آندھرا)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَالنَّاصِر
کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں!
الرّؤف جیولرز
۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ، حیدری، شمالی ناظم آباد، کراچی
فون نمبر: ۶۳۰۶۷۰۶۱

حضرت عیسیٰؑ کے خلاف مقدّمہ

حضرت عیسیٰؑ نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا۔ یہودی مسیح کی آمد کے منتظر تھے ایسے مسیح کی جو اُن کو دُنیا کی مصائب اور ذلتوں سے بچائے گا۔ اُن کے دشمنوں کو تہ تیغ کرے گا یہودیوں کی حکومت قائم کرے گا اور مسیح خود بادشاہ ہوگا۔ عیسیٰؑ نے اس کے برخلاف ان کو دشمنوں سے پیار کرنے کی تعلیم دی۔ رُومی حکومت سے تعاون کا سبق دیا۔ لُوقا باب ۲۰ آیت ۲۴ میں ہے (جو قیصر کا ہے قیصر کو اور جو خُدا کا ہے خُدا کو ادا کرو) سبت کے احکام کی ایسے طور پر تشریح کی کہ وہ یہودی علماء کی تشریح سے مختلف تھی اور خود بادشاہ ہونے سے انکار کر دیا۔ اب نتیجہ ظاہر تھا یہودی علماء اور فقہاء ایسے مسیح کو قبول کرنے کے لئے تیار نہ تھے جو دُوسری قوموں پر انہیں غالب نہ کر سکتا تھا۔ ایسا مسیح اُن کے خیال کے مطابق جُھوٹا تھا۔ یہودیوں نے حضرت عیسیٰؑ کو ہلاک کرنے کا عزم مصمم کر لیا موقع کی انتظار میں تھے۔

حضرت عیسیٰؑ عید فسح کے موقعہ پر گلیلی کے ایک چھوٹے سے قافلہ کے ساتھ یروشلم تشریف لاتے ہیں یروشلم کے علماء آپؑ کو قتل کرنے کا پلان تیار کرتے ہیں۔ آپ کو گرفتار کر لیا جاتا ہے اور علماء کی کونسل کے سامنے آپؑ کو پیش کیا جاتا ہے۔ علماء کی کونسل کے سامنے پیش کرنا بتاتا ہے کہ آپ کے خلاف جو اعتراض تھے وہ مذہبی نوعیت کے تھے ورنہ حکومت کے سامنے پیش کئے جاتے حکومت رُومیوں کی تھی۔ یُوحنا باب ۱۸ آیت ۱۹ اور ۲۰ سے بھی ظاہر ہے کہ قتل کا ارادہ مذہبی اختلاف کی وجہ سے تھا کونسل کو حکومت کی طرف سے اختیارات تھے علماء کی کونسل موسوی شریعت کے مطابق لوگوں کو سزائیں دیتی۔ یہ کونسل سنگسار کرنے کے احکام بھی جاری کر سکتی تھی۔ یوحنا باب ۱۸۔ آیت ۱۹ تا ۲۰ سے ظاہر ہے کہ یہودی علماء کا عیسیٰ سے مذہبی جھگڑا تھا۔

> "پھر سردار کاہن نے یسُوع سے اُس کے شاگردوں اور اُس کی تعلیم کی بابت پُوچھا۔ یسوع نے اُسے جواب دیا کہ مَیں نے دُنیا سے علانیہ باتیں کی ہیں مَیں نے ہمیشہ عبادت خانوں میں اور ہیکل میں جہاں سب یہودی جمع ہوتے ہیں تعلیم دی اور پوشیدہ کچھ نہیں کہا۔"

اُوپر کی عبارت سے یہ عیاں ہے کہ یہودی علماء کے سوالات مذہبی نوعیت کے تھے یہودی علماء کا خیال تھا کہ عیسیٰ لوگوں کو کُفر کی تعلیم دے رہے ہیں۔ یہ علماء حضرت عیسیٰ کے خلاف کوئی ایسی شہادت نہ پیش کر سکے جس سے یہ ثابت ہوتا کہ آپ نے کوئی ایسی بات کہی ہے جو موسوی شریعت کے خلاف تھی۔ حضرت عیسیٰؑ نے علماء کی عدالت میں مقدمہ جیت لیا۔

اگر یہ علماء نیک دل اور نیک نیت ہوتے تو بات ختم ہو جانی چاہیئے تھی کیونکہ حضرت عیسیٰ کے خلاف کوئی شہادت نہ ملی لیکن ایسا نہ ہُوا کیونکہ یہ علماء حضرت عیسیٰ کو مار دینے کے لئے تُلے ہوئے تھے جب اس سازش میں ناکام ہوئے تو فوراً اپنا پہلو بدلا اور ایک دُوسرا پلان تیار کیا جو پہلے سے بھی زیادہ خطرناک اور بدتر تھا اس دفعہ عیسیٰؑ پر سیاسی الزام لگایا گیا کہ آپ لوگوں کو حکومت کے خلاف اُکساتے ہیں۔ ٹیکس ادا کرنے سے روکتے ہیں اور خود بادشاہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یعنی ایک متوازی حکومت قائم کر رہے ہیں۔ اس الزام کے متعلق لُوقا باب ۲۳ آیت ۲ تا ۳ میں لکھا ہے

> "اور انہوں نے اُس پر الزام لگانا شروع کیا کہ اسے ہم نے اپنی قوم کو بہکاتے اور قیصر کو خراج دینے سے منع کرتے اور اپنے آپ کو مسیح بادشاہ کہتے پایا۔"

یہ الزام سیاسی نوعیت کا تھا اس کی سزا صلیب دیا جانا تھا جو حکومت کے اختیار میں تھا۔ اس دفعہ مقدمہ قیصریہ کے قلعہ میں گورنر پیلاطوس کے سامنے پیش ہُوا۔ گورنر رُومی حکومت کا نمائندہ تھا عدالت میں مقدمہ کی سماعت ہوئی عدالت نے فیصلہ سُنایا کہ مقدمہ جھُوٹا ہے اور یسوع نے کوئی جرم نہیں کیا یُوحنا باب ۱۸ آیت ۳۸ میں لکھا ہے

> "وہ (یعنی گورنر) یہودیوں کے پاس پھر باہر گیا اور اُن سے کہا کہ میں اُس کا کچھ جرم نہیں پاتا۔"

یہودیوں کی اس فیصلہ سے تسلی نہ ہوئی وہ قلعہ کے باہر کھڑے رہے۔ پیلاطوس دوبارہ قلعہ سے باہر آیا اور اُن کو بتایا کہ عیسیٰ کا کوئی جرم نہیں ہے یُوحنا باب ۱۹ آیت ۴ میں لکھا ہے

> "پیلاطوس نے پھر باہر جا کر لوگوں سے کہا کہ دیکھو میں اُسے تمہارے پاس باہر لے آتا ہوں تاکہ تم جانو کہ میں اس کا کچھ جرم نہیں پاتا۔"

یہودی علماء اس سیاسی مقدمہ میں بھی شکست کھا گئے یہ اُن کی دُوسری شکست تھی اور عیسیٰؑ کی دُوسری فتح

حضرت عیسیٰؑ کے خلاف پہلا الزام مذہبی قسم کا تھا جس کی سزا سنگسار کرنا تھا اور دُوسرا الزام سیاسی نوعیت کا تھا اور اس کی سزا صلیب دینا تھا۔

وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ

کا ذکر ہے وہاں انہیں دو سزاؤں کا ذکر ہے اور اسی ترتیب سے ذکر ہے جس ترتیب سے مذہبی اور سیاسی الزامات لگائے گئے وَمَا صَلَبُوْهُ سے بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ عیسیٰؑ کو صلیب دی ہی نہ گئی تھی یہ خیال غلط ہے وَمَا صَلَبُوْهُ میں اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے خیال کا رد فرمایا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ صلیب دے کر یسوع کو مار دیا اللہ تعالیٰ نے اس کی نفی فرمائی کہ صلیب دے کر اُسے نہیں مارا۔ یہودیوں اور عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ یسوع کو صلیب دے کر مار دیا گیا۔

قتل سے مُراد

انجیل سے ثابت ہے قتل سے مُراد صلیب دینا بھی ہے لُوقا باب ۲۳ آیت ۳۲ میں لکھا ہے

> "اور وہ دو آدمیوں کو بھی جو بدکار تھے لئے جاتے تھے کہ اُس کے ساتھ قتل کئے جائیں۔"

حقیقت یہ ہے دو چوروں کو یسوع کے ساتھ صلیب دی گئی تھی۔ کوئی بھی ان تینوں میں سے قتل نہ کیا گیا یہاں قتل کا لفظ صلیب پر مار دینے کے لئے استعمال ہُوا ہے اس کے ثبوت کے لئے کہ اُن تینوں کو صلیب دی گئی تھی لُوقا باب ۲۳ آیت ۳۳ ملاحظہ فرمائیں۔

> "جب وہ اُس جگہ پر پہنچے جسے کھوپڑی کہتے ہیں تو وہاں اُسے مصلوب کیا اور بدکاروں کو بھی ایک کو دہنی اور دُوسرے کو بائیں طرف۔"

تینوں کو مصلوب کیا لیکن اُوپر لُوقا کی انجیل میں تینوں کے لئے قتل کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔

وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا

اور انہوں نے یعنی یہودیوں نے یقیناً حضرت عیسیٰؑ کو قتل نہیں کیا یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہودیوں نے آپؑ کو صلیب دیا تھا۔ لیکن قرآن میں ہے کہ اُسے قتل نہیں کیا۔ یہ اختلاف کیوں؟ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ یہودی دعویٰ کرتے تھے کہ انہوں نے عیسیٰؑ کو قتل کر دیا جو مسیح ہونے کا دعویٰ کرتا تھا وجہ یہ ہے کہ قتل سے یہاں مُراد مار دینے کے ہیں صلیب دے کر مار دینا یا کسی اور طریق سے ہلاک کر دینا جیسا کہ اُوپر انجیل کی مثال نے کر واضح کیا گیا ہے کہ قتل سے مراد صلیب دینا ہے اور یہ مثال عیسیٰ سے تعلق رکھتی ہے۔ پس ما قتلوہ یقیناً کے معنیٰ ہیں کہ یہودیوں نے آپؑ کو نہ صلیب دے کر مارا ہے اور نہ کسی اور طریق سے۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ یہودیوں کا مقصد اور غرض و غایت یہ تھی کہ عیسیٰؑ کو کسی نہ کسی طرح سے ختم کر دیا جائے خواہ کوئی بھی طریقہ استعمال کرنا پڑے سازش یہ تھی کہ حضرت عیسیٰؑ کو ہلاک کر دیا جائے کس طریق سے ہلاک کیا جائے اس کی حیثیت ثانوی تھی پس سازش قتل کی تھی وَمَا قتلوہ یقیناً یعنی وہ اپنی سازش قتل میں کامیاب نہ ہوئے۔

انوکھا فیصلہ

اُوپر کی سطور میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ گورنر پیلاطوس نے یہودی علماء کو قیصریہ قلعہ سے باہر آ کر بتایا کہ عیسیٰؑ کا کوئی جرم نہیں جس کی وجہ سے اُن کو سزا دی جائے یہودی علماء کا یہ آخری حیلہ اور تدبیر تھی جب اس میں ناکامی دیکھی تو شور مچانا شروع کر دیا لُوقا باب ۲۳ آیت ۲۳ تا ۲۵ میں ان علماء کے متعلق لکھا ہے۔

> "مگر وہ چلّا چلّا کر سر ہوتے رہے کہ اُسے صلیب دی جائے اور اُن کا چلّانا کارگر ہُوا ..... مگر یسوع کو اُن کی مرضی کے موافق سپاہیوں کے حوالہ کیا۔"

یہودی علماء نے جو مقدمہ انصاف اور عدل کی بناء پر ہارا تھا شور و غوغا کر کے جیت لیا۔ عدالت فیصلہ دے چکی تھی کہ یسوع کے خلاف کوئی جرم ثابت نہیں۔ یسوع کو صلیب دینے کا حکم صادر کرنا اور پھر اُس کو رُومی سپاہیوں کے حوالے کر دینا ایک عجیب اور انوکھا فیصلہ تھا۔ دُنیا والے اس قسم کی ناانصافی اور ظلم خُدا کے انبیاء اور اُن کے متبعین سے کرتے ہیں خُدا تعالیٰ کی نصرت اس وقت نازل ہوتی ہے جب ظلم انتہا کو پہنچ جاتا ہے۔

ولکن شُبّہ لھم

جب پیلاطوس نے یسوع کو اپنے سپاہیوں کے حوالہ کر دیا تاکہ یسوع کو مصلوب کیا جائے۔ یہودی علماء کو جو قیصر کے قلعہ کے باہر انتظار کر رہے تھے خوشی اور اطمینان ہوا کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ وہ گزشتہ بارہ گھنٹوں سے اس مقدمہ میں مصروف تھے۔ اب وہ اپنے گھروں میں چلے گئے کیونکہ صلیب دینے کا انتظام رومی حکومت کا تھا اور جائے صلیب پر رومی سپاہی متعین تھے۔ یہ علماء وہاں نہ جاتے جہاں پر رومی سپاہی ہوتے کیونکہ ایسی جگہ جانے سے وہ ناپاک ہو جاتے تھے اور گھر پر واپس جانا اُن کے لئے ضروری تھا تاکہ وہ عیدِ فسح کا کھانا کھا سکیں (یوحنا باب ۱۸ آیت ۲۸ میں لکھا ہے:-

> "پھر وہ یسوع کو کائفا کے پاس سے قلعہ کو لے گئے اور صبح کا وقت تھا اور وہ خود قلعہ میں نہ گئے تاکہ ناپاک نہ ہوں بلکہ فسح کھا سکیں"۔

یہ عید دس روز تک منائی جاتی تھی اس عید کے منانے کی وجہ بنی اسرائیل کا مصر سے خروج تھا۔ ان حالات میں یہ علماء جائے صلیب پر نہ گئے اور نہ یسوع کو اپنی آنکھوں سے مصلوب ہوتے دیکھا۔ البتہ یسوع کو رومی سپاہیوں کے سپرد کئے جانے سے انہیں یہ خیال ہو گیا کہ اب یسوع کیسے بچ سکتا ہے جبکہ اُس کو صلیب دیئے جانے کا فیصلہ ہو چکا ہے اس فیصلہ سے یہودی علماء کو غلطی اور دھوکہ لگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب غارِ ثور میں پناہ لی آپ کے دشمنوں کو بھی اسی قسم کا دھوکا لگا دُوسرا دھوکہ یہودیوں کو حضرت عیسیٰ کی غشی سے لگا جبکہ آپ کو صلیب دی گئی۔ آپ کی غشی کی حالت کو موت تصور کر لیا گیا۔

حضرت عیسیٰ کو بچانے کی یہ اللہ تعالیٰ کی تدابیر تھیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب "مسیح ہندوستان میں" ان تدابیر کے متعلق فرماتے ہیں۔

> "مگر درحقیقت یہ سب اُمور مسیح کو بچانے کے لئے خدائی تدبیریں تھیں۔ اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے ولکن شُبّہ لھم۔ یعنی مسیح کو یہود نے جان سے مارا نہیں ہے لیکن خدا نے اُن کو شبہ میں ڈال دیا ہے کہ گویا جان سے مار دیا ہے"۔

آپ مزید فرماتے ہیں:-

> "یہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ مسیح کے بچانے کے لئے اندھیرا ہوا بھونچال آیا پیلاطوس کی بیوی کو خواب آئی سبت کے دن رات قریب آ گئی جس میں مصلوبوں کو صلیب پر رکھنا روا نہ تھا۔ حاکم کا دل بوجہ ہولناک خواب کے مسیح کو چھڑانے کے لئے متوجہ ہوا یہ تمام واقعات خدا نے اس لئے ایک ہی دفعہ پیدا کر دیئے تاکہ مسیح کی جان بچ جائے اس کے علاوہ مسیح کو غشی کی حالت میں کر دیا تاکہ ہر ایک کو مُردہ معلوم ہو"۔

پس آخری فتح حضرت عیسیٰ کی ہوئی اور آپ نے مقدمہ خدا کی دربار میں جیت لیا اور حضرت عیسیٰ کے خلاف قتل کی سازش کرنے والوں کی اولاد ہزاروں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں عیسائیوں نے یورپ میں قتل کی اور بہتوں کو سخت قسم کی ایذائیں دیں اور حضرت عیسیٰ کے ماننے والوں کو یہودیوں پر غالب کیا گیا۔ مکروا ومکر اللّٰہ واللّٰہ خیر الماکرین یعنی یہودیوں نے عیسیٰ کو قتل کرنے کا ایک پلان تیار کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس پلان کو تہس نہس کر دیا اور یہ ہمیشہ خیال رہے کہ اللہ تعالیٰ سے بہتر کوئی پلان تیار نہیں کر سکتا

منقولات

غرناطہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا آغاز

غرناطہ کے کثیر الاشاعت اخبار IDEAL GRAVADA کا خوشکن تبصرہ

پچھلے سال ماہ ستمبر میں جماعت ہائے احمدیہ کے سپریم ہیڈ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ) جب پیدرو آباد (قرطبہ) کی مسجد کا افتتاح کرنے کے لئے تشریف لائے تو آپ نے غرناطہ کا دورہ بھی فرمایا۔ غرناطہ میں جو آپ نے دیکھا اس سے آپ بہت متأثر ہوئے اس کے پانچ ماہ بعد (تین ماہ بعد) جماعت احمدیہ نے ہمارے شہر میں تبلیغی سرگرمیاں شروع کر دی ہیں۔ اس فریضہ کے لئے کرم الٰہی ظفر یہاں آئے ہیں ARRETERA DE LA SIERRA، 16 - غرناطہ میں مشن کھل گیا ہے۔ اس مشن کا اوّل مقصد یہ ہے کہ ہمارے شہر میں جماعت کی ترقی کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے۔ اگر اس میں کامیابی ہو گئی تو پھر یہ ہمارے شہر میں مسجد بنا لیں گے لیکن یہ چیز اس بات پر منحصر ہے کہ یہاں اس علاقہ میں ان کو کس حد تک کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اہلِ قرطبہ جلد اسلام قبول کرتے ہیں یا اہلِ غرناطہ۔

جماعتِ احمدیہ کی کُل تعداد دُنیا میں دس ملین ہے۔ ۱۸۸۹ء میں حضرت احمد قادیانی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے انڈیا میں اس کی بنیاد رکھی اور آپ نے مسیح موعود (علیہ السلام) اس زمانہ کے ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ اس جماعت کا مقصد یہ ہے کہ اسلام کی تمام دُنیا میں تبلیغ واشاعت ہو۔ نیز جماعتِ احمدیہ کا دعویٰ ہے کہ وہ دُنیا کے سامنے صحیح اسلام پیش کرتے ہیں اور ان گزشتہ صدیوں میں جو تمام قسم کی آلائشیں بدعات اور غلط عقائد جو اسلام میں داخل ہو گئے ہیں اُن کو دُور کرے۔

کرم الٰہی صاحب ظفر نے اہلِ غرناطہ کو محبت بھرا پیغام دیا ہے اور بیان کیا کہ وہ وقت آ گیا ہے کہ مختلف مذاہب کے لوگ پیار و محبت سے رہیں جیسا کہ مسلمانوں کے عہد میں غرناطہ میں۔ عیسائی۔ یہودی اور مسلمان مل جل کر رہتے تھے آپ کے پروگرام میں غرناطہ کے آرچ بشپ سے ملاقات بھی شامل ہے"۔

("EL IDEAL" DE GRAVADA 24-3-83)

اموال میں خیر و برکت پیدا کرنے کا طریق

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے گزشتہ سفرِ یورپ سے واپسی پر مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۸۲ء کو "ایوانِ محمود" ربوہ میں کارکنان تحریکِ جدید کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:- "مجھے کامل یقین ہے اور ہر احمدی کو بھی یہ یقین ہے کہ اگر ہم دیانتداری کے ساتھ جو کچھ ہمارا ہے پیش کر دیں گے تو جو کچھ خدا کا ہے وہ اس میں مل جائے گا پھر ہمیں کوئی بھی کمی نہیں رہے گی کیونکہ سب کچھ خدا کا ہے اس نے اپنے ساتھ اتنا پیارا سودا کرنے کا ارشاد فرمایا ہے کہ اپنا ایک قطرہ میرے سمندر میں ڈال دو۔ میرا سمندر بھی تمہارا ہو جائے گا اور تمہارا قطرہ میرا ہو جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو"۔ (تذکرہ صفحہ ۱۷۱ طبع سوم) میں بھی یہ فلسفہ بیان ہوا ہے۔ کتنا آسان سودا ہے فرماتا ہے میں تم سے یہ چاہتا ہوں کہ جو کچھ میں نے تمہیں دیا ہے اس کو واپس میری راہ میں خرچ کر دو اگر تم ایسا کرو گے تو جو کچھ میرا ہے وہ سارے کا سارا تمہارا ہو جائے گا اس لئے اگر ہم خدا کا سب کچھ لینا چاہتے ہیں تو ہمیں لازماً اپنا سب کچھ اس کی راہ میں خرچ کرنا پڑے گا۔ جو کچھ ہمارے پاس مہیا ہے اگر وہ ہم اس کی راہ میں خرچ کر دیں تو ساری دُنیا کے تقاضے پورے ہو جائیں گے انشاء اللہ"۔

پس ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ پورے اخلاص کے ساتھ اپنی صحیح آمد پر اپنے واجب الادا لازمی چندہ جات باشرح ادا کرے کہ افضالِ الٰہی کا وارث بنے۔ "ناظر بیت المال آمد قادیان"

بھگت روی داس جی کے جنم دن پر معلم صاحب وقفِ جدید کی تقریر

محترم انچارج صاحب وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان تحریر فرماتے ہیں کہ موسیٰ بنی مائینز (بہار) میں بھگت روی داس جی کے جنم دن پر جناب ایم باسو صاحب اسسٹنٹ جنرل منیجر موسیٰ بنی مائینز کی زیرِ صدارت منعقدہ ایک جلسہ میں مدعو کئے جانے پر مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب معلم وقفِ جدید نے "اسلام میں رواداری" کے موضوع پر اپنی تقریر میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی انسان بڑا ہے جو تقویٰ اختیار کرے۔ اس موقعہ پر بھگوت گیتا کی رُو سے بنی نوع انسان کے لئے شری کرشن جی کی تعلیم بھی پیش کی گئی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت از رُوئے وید کا ذکر بھی کیا گیا۔ جلسہ میں مکرم شیخ ابراہیم صاحب صدر جماعت اور نائب صدر مکرم منور احمد صاحب بھی مدعو تھے۔

یادِ رفتگاں

ایک مبلغ اسلام کی یادیں

از مکرم ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب خلیل زیورک — (سوئٹزرلینڈ)

ہمارے والد صاحب مرحوم محمد ابراہیم خلیل سابق مبلغ اٹلی کی ولادت ۱۹۰۱ء میں قادیان سے قریبی دیہہ نواں پنڈ نزد سیکھواں (قادیان) میں ہوئی۔ آپ کی والدہ کا انتقال صغر سنی میں ہی ہو چکا تھا۔ یہ خاندان قادیان سے نہایت قریب سکونت ہونے کے باوجود احمدیت کے قبول سے مشرف نہ ہو سکا تھا تاہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مادی قرب کے باعث انیسویں صدی کا اسلامی ماحول پنجاب کے اس خطہ میں (ظاہری زوال کے باوجود) خصوصی نفوذ حاصل کر رہا تھا۔ ہمارے دادا مسمی شہاب الدین ولد عمر دین (متوفی تقریباً ۱۹۴۴ء) نے اگرچہ ابھی تک بیعت نہیں کی تھی پھر بھی آپ بہت مذہبی شغف رکھتے تھے بانماز اور تہجد گزار تھے اپنے ایک پوتے کو سورۃ المزمل حفظ کرنے اور اس کا ورد کرنے کی وصیت کر گئے تھے۔ چنانچہ دادا نے ہمارے والد صاحب مرحوم کو حسنِ قسمت سے حصولِ تعلیم کی خاطر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں داخل کرا دیا بہت تنگدستی اور نامساعد حالات میں وہاں تعلیم حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے غیبی دستِ قدرت سے آپ کی تربیت کا ایسا انتظام فرما دیا تھا کہ آپ کو اپنی تقریباً ساری ہی زندگی خدمتِ انسانیت اور تبلیغ و اشاعتِ اسلام نیز دعاؤں اور عبادات میں گزارنے کا موقع ملا۔ ۲۳-۱۹۲۲ء میں آپ کو ڈسٹرکٹ کونسل شیخوپورہ کے ماتحت بطور انگلش ٹیچر (جے۔ اے۔ وی) ملازمت مل گئی ۱۹۲۴ء کے لگ بھگ حضرت منشی محمد دین صاحب واصلباقی نویس کھاریاں کے ہاں ہماری والدہ مرحومہ زینب بی بی (متوفیہ ۱۹۴۹ء) سے عقد ازدواج ہوا۔ ملازمت کے سلسلہ میں ضلع شیخوپورہ کے مختلف ڈی۔ بی سکولوں میں متعین رہے یعنی ننکانہ صاحب۔ سید والا۔ سعیلکی۔ مدوال وغیرہ نماز با جماعت۔ تہجد۔ دعا۔ عشق و تلاوت کلام پاک؛ قرآن مجید سے متواتر خصوصی شغف رہا۔ یہ سارے اخلاق بجائے خود تبلیغ و اشاعت [illegible]یت کا موجب ہوئے۔ جملہ مقامات پر [illegible] جماعتی ہمدرد

پر فائز رہے۔ کئی مرتبہ تبلیغی اشتہارات اور اخبارات میں مضامین لکھ کر شائع کئے تقسیم ہند سے قبل ہمیشہ ہی جلسہ سالانہ اور مجلس مشاورت میں شرکت فرماتے رہے جس کا ذکر جماعتی ریکارڈ، تاریخ احمدیت نیز الفضل اور مشاورت کی رپورٹوں میں موجود ہے۔ سید والا دریائے راوی کے کنارے پر واقع ہے ایک دفعہ وہاں اس بات کا خطرہ تھا کہ دریا اپنی پرزور طغیانیوں میں گاؤں کا رخ کر رہا ہے اور سارا گاؤں زیر آب اور بے خانماں ہو جائے گا وہاں کے لوگوں نے آپ سے خصوصی دعاؤں کی درخواست کی جن کے نتیجہ میں دریا کی طوفانی لہروں نے بظاہر ناممکن نظر آنے کے باوجود اپنا رخ گاؤں کی بجائے دوسری طرف بدل دیا اور سارا گاؤں دریا برد ہونے سے بچ گیا اس واقعہ سے گویا بائیبل کی کتاب پیدائش کی اس آیت کی یاد تازہ ہو جاتی ہے جس میں حضرت ابراہیم نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی تھی کہ اے خدا کیا اگر اس بستی میں ایک بھی مردِ صالح موجود ہے تو کیا تو اس کی خاطر سارے گاؤں کو نہیں بچائے گا۔

جناب مولانا مبشر احمد راجیکی نے ایک واقعہ سنایا کہ مرحوم نے ایک دفعہ سید والا کے قریب کسی جگہ جماعت کی طرف سے تربیتی اجلاس منعقد کرایا۔ جس میں تقریر کرنے کے لئے حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی بھی مدعو تھے گاؤں والوں نے نہ صرف مخالفت کی بلکہ شرارت اور بد اخلاقی کا نمونہ بھی دکھایا۔ چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ بعد اس جگہ ایسی وبا نازل ہوئی جو عذاب اور آسمانی قہر کا نمونہ تھی۔ "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا۔"

نیز ؎

پڑا جیسے مرے جو غولِ بد ذات
پڑی آخر خود اس موذی پہ آفات

آپ کی دعاؤں کے خارقِ عادت قبولیت کے اور بھی واقعات مجھے بعض احباب نے بتائے جن کا ذکر یہاں تو باعث طوالت کا موجب ہوگا

جس دل میں جچ گیا ہے محبت ہے اس کا نام
وہ خود نشاں ہے نیز نشاں اس کا سارا کام

۱۹۳۵ء میں قادیان میں بالمقابل دو ہسپتال اپنا ذاتی مکان بنانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ چنانچہ اس کے بعد ہم ہر لحاظ سے قادیان کے ہو گئے۔ وہیں یا بعد میں ربوہ میں بچوں کی عمدہ تعلیم و تربیت کا انتظام بھی ہو گیا نعم المولیٰ و نعم النصیر ؎

اگر ہر بال ہو جائے سخنور
پھر بھی شکر ہے امکاں سے باہر

ہر مہینہ چند روز کے لئے ملازمت سے قادیان بیوی بچوں سے ملاقات کے لئے آجایا کرتے تھے۔ سفر میں اکثر دینی باتوں کی اشاعت کا اور مذہبی کتب کی تقسیم کا شغف رہتا تھا۔ تبلیغ تبشیر و تربیت اور خلقِ خدا کی خدمت کا جذبہ اس قدر تھا کہ اپنی سالانہ تعطیلات بھی اکثر پبلک کاموں اور جماعتی خدمات کے لئے وقف کر دیا کرتے تھے ۱۹۴۳ء کے لگ بھگ قادیان میں انگریزی ترجمہ قرآن پاک اور پانچ جلدوں والی انگریزی تفسیر القرآن کا کام زوروں پر تھا آپ نے اس دور میں اپنی سالانہ رخصتیں فرشتہ خصال حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ مترجم و مفسر قرآن کے حضور وقف کر دی تھیں۔ دارالانوار کی کوٹھی بیت الحمد میں تفسیر القرآن کا جو دفتر ہوا کرتا تھا وہاں عموماً پروف ریڈنگ اور انگریزی عربی ڈکشنریوں سے قرآنی الفاظ کا ترجمہ و تشریح تلاش کرنا وغیرہ کام آپ کے سپرد تھا۔ مرحوم کی اس دفتر میں مصروفیات اور انہماک کا نقشہ اب بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے نظامِ جماعت اور بارگاہِ خلافت سے بے پناہ عقیدت کے باعث اپنی تبلیغی و تربیتی مصروفیات کی رپورٹ یا اطلاع حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے حضور خطوط میں باقاعدہ پیش کرتے رہتے تھے جنگِ عظیم کے زمانہ میں عام آدمی کے لئے ڈاک خرچ برداشت کرنا نہ صرف ہندوستان بلکہ دوسرے ممالک میں بھی مشکل ہو گیا تھا چنانچہ اس دور میں حضور رضی اللہ عنہ کے نام قادیان میں خطوط دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں دستی پہنچایا کرتے تھے۔ کئی مرتبہ اپنے آپ کو حضور کی خدمت میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں بطور استاد تبادلہ کے لئے عرض کیا لیکن اس مقصد میں کامیابی نہ ہوئی۔ پھر تحریک جدید کے ضمن میں ساری زندگی وقف کر کے حضور کی خدمت میں پیش کر دی اس مقصد میں کامیابی کے لئے بہت دعا کرتے تھے اور ہمیں یعنی اپنے سارے بچوں کو بھی دعا کی تحریک کیا کرتے تھے چنانچہ یہ دعائیں معجزانہ قبولیت کا رنگ لائیں جس کی تفصیل یہ ہے کہ حضور خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ جنگِ عظیم کے اختتام کے لگ بھگ ۴۶-۱۹۴۵ء میں مبلغین یورپ کا انتخاب کر رہے تھے سیکرٹری تحریک جدید یا وکالت تبشیر کی طرف سے ایک اہم مجلس میں حضور رضی اللہ عنہ کی خدمت میں یہ رپورٹ پیش ہوئی کہ دس مبلغین کی ضرورت ہے جبکہ صرف نو مبلغین موجود ہیں۔ اور ایک انگریزی دان مبلغ کی فوری کمی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اسی مجلس میں فرمایا کہ اٹلی میں تبلیغ کے لئے ماسٹر محمد ابراہیم کا تعین کیا جاتا ہے درحقیقت یہ کئی سالہ دعاؤں کا واقعی ظہور تھا ؎

ہر کسے چوں مہربانی می کنی
از زمینی آسمانی می کنی

آپ کے وہم و خیال میں بھی یہ انتخاب نہ تھا آپ اس وقت ڈی۔ بی سکول میں بطور استاد پڑھا رہے تھے کہ قادیان سے اس تعیناتی کی اطلاع بذریعہ تار آئی اسی وقت قادیان پہنچے۔ ہمیں اس روز آپ کے اچانک گھر آنے کی بے حد خوشی ہوئی تھی۔ ویسے بھی ہم انتخاب پر عارضی جدائی کے تصور کے باوجود بہت خوش تھے۔ ۲۴ سالہ کامیاب سرکاری ملازمت سے اچانک بطور مبلغ اٹلی تقرری پر استعفیٰ دے دیا تھا جس پر آپ کے بہت سے رفقاء اور جاننے والے متعجب بھی ہوئے اس کے باوجود آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کے ارشاد کی فوری تعمیل میں ذرا بھی تامل نہ ہوا۔ وسط ۱۹۴۵ء سے دسمبر ۱۹۴۵ء تک تبشیری سفر یورپ کی تیاری کے لئے دارالواقفین (دارالانوار قادیان) میں مبلغین کلاس میں بطور مبلغ یورپ زانوئے تلمذ طے کیا غالباً ایک دو امتحان بھی پاس کئے جو وقت کلاسوں سے بچتا وہ آپ نہایت معمور الوقتی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے عاشقانہ مطالعہ میں صرف کرتے تھے۔ بعض دفعہ یہ حالت ہوتی تھی کہ حقیقۃ الوحی وغیرہ کتب سے بعض واقعات ہماری والدہ مرحومہ کو اور ہمیں بلند آواز سے اور بعض دفعہ نہایت رقت سے سنانا شروع کرتے اس سرور اور ذوق کا تصور حضور علیہ السلام کی کتب پڑھنے والے احباب کے ذہن میں مستحضر ہو گا ؎

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

۱۸ر دسمبر ۱۹۴۵ء کو جلسہ سالانہ سے چند ہی روز قبل قادیان سے نو مبلغین کا ایک قافلہ سبز پگڑیاں پہنے ہوئے یورپ کے لئے روانہ ہوا۔ ہم آپ کو بٹالہ [illegible]

تک چھوڑنے گئے تھے وہاں ایک ہندو یا سکھ نے گاڑی میں دوسرے سے پوچھا کہ یہ سبز پگڑیوں والے کون ہیں تو دوسرا بولا

"ایہہ قادیاں دے آپدیشک نیں
آپدیشن کرن چلے نیں"

یعنی یہ قادیان کے آپدیشک (مبشر مبلغ) ہیں۔ آپدیش کرنے جا رہے ہیں۔ مبلغین کے اس گروپ کی ایک فوٹو لنڈن پہنچنے پر جنوری ۱۹۴۶ء میں مؤقر اخبار (غالباً ٹائمز لندن) نے بھی شائع کی تھی جو ایک تاریخی دستاویز اور اہم یادگار ہے۔ ۱۹۴۶ء میں لنڈن سے ویزا وغیرہ حاصل کر کے اٹلی آئے اور روم۔ مارسیلز۔ فلورنس۔ سسلی نیز میلان وغیرہ مقامات پر مالی تنگی۔ نہایت ناساعد حالات کے باوجود تبلیغ اسلام میں مصروف رہے جنگ عظیم کے بعد لندن تک میں راشن بندی تھی لیکن جو اقتصادی حالت متأثرہ ممالک جرمنی اور اٹلی کی تھی اس کا تصور کر کے آج بھی رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ اقتصادی مجبوریاں ہی غالباً اٹلی مشن کے عارضی طور پر بند کئے جانے کا موجب ہوئیں آجکل اس ملک میں سوئٹزرلینڈ کے اسلامی مشن احمدیہ مسجد محمود زیورک سے تبلیغ و تبشیر کی جاتی ہے ویسے بھی یہ ملک کیتھولک عیسائیت کا مرکز ہے اور لوگ مذہبی پہلو سے قدرے زیادہ متعصب واقع ہوئے ہیں بایں ہمہ ۱۹۴۶-۴۷ء کے اٹلی کے پریس میں آپ کے کئی مضامین اور فوٹوز شائع ہو چکے ہیں۔ اٹلی میں قحط سالی یا تنگدستی کے باعث ایک بار یہ حالت ہوئی کہ بھوک کے باعث سلاد وغیرہ یا پتوں پر ہی گزارا کرنا پڑا آپ کی ایسی قربانی کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ نے تحریک جدید کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے قادیان کے ایک خطبہ جمعہ میں بھی کیا تھا جو الفضل اور تاریخ احمدیت میں شائع ہو چکا ہے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ تاریخ احمدیت میں بھی آپ کے قیام اٹلی کے بعض حالات ریکارڈ ہو چکے ہیں۔ اٹلی میں شدید مشکلات کی وجہ سے ۱۹۴۸ء میں مرکز کے ارشاد کے ماتحت سیرالیون چلے گئے اور وہاں ۱۹۵۶ء تک میدانِ تبلیغ میں تعلیم و تربیت اور خدمتِ خلق کی نمایاں خدمات سرانجام دینے کا موقعہ ملا۔ فری ٹاؤن کے ممتاز لوگ اب بھی آپ کو PAPA KHALIL کے نام سے یاد کرتے ہیں وہاں تبلیغی کتب کے علاوہ ایک پرچہ بھی شائع کرتے تھے جس کے فائل فری ٹاؤن لائبریری میں موجود ہو گئے۔ ریڈیو سیرالیون سے اسلام اور قرآن کریم کے فضائل پر کئی

تقاریر نشر کیں اور متعدد دشوار گزار سفر کئے تاریخ احمدیت جلد ۱۳ صفحہ ۱۳۴ سے حسب ذیل نوٹ قابلِ ذکر ہو گا۔

"ماسٹر محمد ابراہیم صاحب مجاہد اٹلی حضرت المصلح الموعودؓ کے حکم سے ۳ر مارچ ۱۹۲۸ء کو فری ٹاؤن وارد ہوئے اور نہ صرف احمدیہ سکول کی نگرانی اساتذہ کی راہنمائی مشن کی خط و کتابت اور ریکارڈ کی درستی وغیرہ میں مبلغ انچارج کا ہاتھ بٹانا شروع کیا۔ بلکہ لٹریچر اور ملاقاتوں کے ذریعہ تبلیغ کو وسیع سے وسیع تر کرنے لگے جس پر ۲۲ر نومبر ۱۹۴۸ء کی مشاورتی مجلس میں اظہارِ خوشنودی کرتے ہوئے فرمایا — "محمد ابراہیم نے پروپیگنڈہ کا صحیح طریق اختیار کیا ہے"۔ (رجسٹر کارروائی مشاورتی اجلاس رتن باغ) کچھ عرصہ بعد فری ٹاؤن (گاٹونی) اور سیرالیون (پروٹیکٹوریٹ) کے مشن انتظامی لحاظ سے علیحدہ علیحدہ کر دیئے گئے اور آپ بطور انچارج مشن فری ٹاؤن خدمات سرانجام دیتے رہے آجکل یہ دونوں مشن دوبارہ غالباً ایک ہی انتظامیہ کے ماتحت ہیں"۔

۱۹۵۰ء میں ہماری والدہ مرحومہ کی وفات کے بعد کچھ عرصہ کے لئے پاکستان آئے اور ایک ڈیڑھ سال کے بعد دوبارہ زوجۂ ثانیہ کے ہمراہ فری ٹاؤن تشریف لے گئے۔

۱۹۴۶ء میں ایک دفعہ ہمیں قادیان خط لکھا کہ یورپ میں لوگ اکثر ایک خصوصی فیملی نام (Family Name) رکھتے ہیں اس لئے حضور خلیفۃ المسیح سے درخواست کی جائے کہ میرے لئے محمد ابراہیم کے ساتھ ایک اور نام تجویز فرما دیں۔ ہماری والدہ مرحومہ بچوں کے ہمراہ حضور کی خدمت میں یہ خط لے کر حاضر ہوئیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ میں بچوں کے نام رکھتا ہوں بڑوں کے نام نہیں رکھتا۔ پھر ساتھ ہی فرمایا اچھا ابراہیم نام ہے تو ساتھ خلیل لگا لیں اس وقت سے آپ کا نام محمد ابراہیم خلیل ہے۔ مکہ مکرمہ میں حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے کے بعد لقب حاجی بھی مشہور ہو گیا تھا۔ قادیان میں ہم نے اپنے مکان کا نام "مقام ابراہیم" رکھا تھا۔ حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحبؓ ایک دفعہ وہاں سے گزرے اور تجویز کیا کہ یہ نام بدل دیا جائے چنانچہ اس عارضی سکونت گاہ کا نام "مکانِ ابراہیم" میں تبدیل کر دیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اماطة الاذی عن الطریق صدقة۔ یعنی رستے میں کسی تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا صدقہ ہے۔ ہم نے آپ کو کئی دفعہ اس حکم کی تعمیل میں سڑکوں اور رستوں سے کانٹے یا شیشے کے ٹکڑے وغیرہ ہٹاتے دیکھا ہے ایک دفعہ قادیان میں جمعہ کا روز ہے آپ ایک دوست سے ذکر کر رہے تھے میں نے ایک حدیث میں پڑھا ہے کہ جمعہ کے روز بیمار کی عیادت سنت ہے اور اس کا خصوصی ثواب ہوتا ہے کیا آپ کے علم میں کوئی ایسا مریض ہے کہ جس کی عیادت کر کے میں یہ ثواب حاصل کر سکوں۔ چنانچہ اسی وقت بچوں کے ساتھ ایک مریض کی عیادت کے لئے نور ہسپتال تشریف لے گئے اس طرح آپ سنتِ نبوی کی اطاعت اور پیروی کے لئے ہر طور بلکہ تکلف سے بھی کوشش کرتے رہتے تھے اگر کبھی نماز باجماعت رہ جاتی تو اس بات کا صدمہ آپ کے چہرہ پر پڑھا جا سکتا تھا۔

تری درگاہ میں کن راہوں سے آؤں
وہ خدمت کیا ہے جس سے تجھکو پاؤں

قیامِ اٹلی کے دوران میں ایک دفعہ کوئی شخص ازراہ تمسخر ایک "بازاری" ایڈریس دے گیا کہ یہاں جا کر تبلیغ کرو۔ آپ کو وہاں جا کر معلوم ہوا کہ یہ شرارت ہے وہیں آپ کو ایک اور مبلغ (غالباً حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی) کا واقعہ یاد آ گیا کہ ایسے طبقہ کے لوگوں میں تبلیغ بھی گری ہوئی انسانیت کی خدمت ہے۔ چنانچہ آپ وہاں ان ادنیٰ پر معاش عورتوں کو بھی نصیحت کر کے واپس آ گئے جو احباب میدانِ تبلیغ کا تجربہ رکھتے ہیں انہیں

معلوم ہو گا کہ تبلیغ کے دوران میں بعض اوقات تمسخر کرنے والوں سے بھی واسطہ پڑ سکتا ہے قال ان تسخروا منا فانا نسخر منکم کما تسخرون۔ حتی کہ کئی انبیاء کو تو مجنون بھی قرار دیا گیا ہے۔ ان هو الا رجل به جنة فتربصوا به حتی حین۔ نیز ما انت بنعمة ربك بمجنون۔ حضرت مسیح پاکؑ نے کیا خوب فرمایا ہے

دعوت ہر ہرزہ گو کچھ خدمتِ آساں نہیں
ہر گزر میں کو دفاراں ہر قدم بر وقتِ خار

آپ کا وجود ہمارے لئے دعاؤں کا خزانہ بلکہ ایک تعویذ تھا۔ مرض الموت میں بھی سارے احباب اور اقارب کے لئے دعائیں کرتے رہے سالہا سال کی مجاہدانہ زندگی کے بعد بھی میدانِ تبلیغ میں وفات کی خواہش کیا کرتے تھے لیکن خداوند تعالیٰ کی ازلی تقدیر میں ربوہ میں ہی بسترِ مرگ پر جامِ شہادت نوش کرنا مقدر تھا چنانچہ ۲۷ ستمبر ۱۹۸۲ء کو جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی

کل من علیها فان ویبقی وجه ربك ذو الجلال والاکرام

زندگی میں کئی اتار چڑھاؤ دیکھے لیکن آپ کی زندگی خدا تعالیٰ کے فضل سے باسعادت خاتمہ بالخیر اور کئی لحاظ سے قابلِ رشک زندگی تھی و ذلك فضل الله یؤتیه من یشاء

وا اسفا علی نوا قدوم هم المصابیح والحصون والمدن والمزن والرواسی والخیر والامن والسکون

زندہ است نام گنبد خضرا ز عشقِ یار
نوبت زندہ بگنبد اخضر اسباب بودم

٭٭٭

مجلس انصار اللہ مقامی قادیان کا ماہانہ تربیتی اجلاس

مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ قادیان تحریر فرماتے ہیں کہ مجلس انصار اللہ مقامی کے زیر اہتمام گزشتہ ماہ تبلیغ (فروری) کی ۲۷ر تاریخ کو مسجد مبارک میں اجلاس منعقد ہوا تھا جس میں صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ محترم مولانا بشیر احمد صاحب خادم نے نہایت قیمتی نصائح فرمائیں۔ حسب سابق اس ماہ بھی امان (مارچ) کی ۲۷ر تاریخ کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں زیرِ صدارت محترم مولانا بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس مرکزیہ اجلاس کی کارروائی مکرم مخدوم حسین صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی خاکسار نے عہد دہرایا اور مکرم مستری محمد حسین صاحب نے کلامِ محمود سے نظم پڑھی بعدہٗ مکرم خواجہ احمد حسین صاحب درویش نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ سے اپنی ملاقات اور ربوہ کے نہایت ایمان افروز حالات پیش کئے۔ خاکسار نے "مجلس انصار اللہ کی ذمہ داریاں" کے عنوان پر تقریر کی۔ صدارتی تقریر میں صدر محترم نے اپنے گزشتہ دورِ صدارت میں احباب کے تعاون اور دعاؤں سے مدد کرنے کا شکریہ ادا کیا اور آئندہ کے لئے احباب سے بھرپور تعاون اور دعاؤں سے امداد کرنے کی پُرزور اپیل کی بعد اجتماعی دعا اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

جماعتوں میں جلسہ ہائے یوم مسیح موعود کا بابرکت انعقاد

● — مکرم شمس الدین خان صاحب سورو رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۳ کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ مسجد احمدیہ میں خاکسار کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔ مکرم شیخ حفیظ اللہ صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم بابر خان صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم ابو صالح شاہ صاحب۔ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب۔ مکرم ایوب خان صاحب۔ مکرم سید نعیم احمد صاحب۔ مکرم شیخ سجاد احمد صاحب اور خاکسار نے سیرت حضرت مسیح موعودؑ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اس دوران عزیز اسرائیل خان اور مکرم بابر خان صاحب نے نظمیں سنائیں دعا کے بعد اجلاس برخواست ہوا۔

● — مکرم منور احمد خان صاحب صدر جماعت احمدیہ صالح نگر (یوپی) تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۳ کو خاکسار کی زیرِ صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد مکرم ماسٹر عزیز احمد صاحب مکرم بشیر احمد صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی اور غیر مسلم احباب بھی شریکِ جلسہ رہے۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ حاضرین کی مٹھائی سے تواضع کی گئی۔

● — مکرم مرزا عبد الرحمٰن بیگ صاحب سیکرٹری تبلیغ و تربیت جماعت احمدیہ منگلور تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۳/۸۳ کو دار الفضل میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ مکرم محمد حفیظ اللہ صاحب کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔ عزیز محمود احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک کے بعد عہد خدام الاحمدیہ دہرایا گیا۔ مکرم منیر احمد صاحب نے نظم سنائی خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی اس کے بعد مکرم برکات احمد صاحب تسلیم۔ عزیز محمود احمد صاحب (زبان انگریزی) مکرم محمد عنایت اللہ صاحب تسنیم مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل۔ عزیز محمد نعمت اللہ صاحب (زبان انگریزی)۔ مکرم محمد شفیع اللہ صاحب خاکسار اور صدر مجلس نے سیرت حضرت مسیح موعودؑ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ دعا کے بعد اجلاس برخواست ہوا

● — مکرم محمد سلیمان صاحب جمشید پور تحریر فرماتے ہیں کہ جلسہ یوم مسیح موعودؑ مکرم معین الدین صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم بام الدین صاحب کی نظم خوانی سے شروع ہوا اس کے بعد خاکسار محمد سلیمان نے اس دن کے شایان شان سیرت حضرت مسیح موعودؑ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

دعا کے بعد اجلاس برخواست ہوا۔

● — مکرم محمد بشیر الدین صاحب معلم وقف جدید تر گڑ و جگنہ پیٹھ) رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۸/۳/۸۳ کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ مکرم محمد یوسف صاحب معلم وقفِ جدید جگنہ پیٹھ کی زیرِ صدارت منعقد ہوا سب سے پہلے اطفال الاحمدیہ کا پروگرام تھا جس میں عزیز عظیم الدین۔ حافظ محمد یعقوب۔ محمد جعفر شریف۔ محمد جعفر۔ محمد اعظم۔ جنیب پاشا رحیم پاشا۔ سلطانہ بیگم اور ممتاز بیگم نے تلاوت نظم اور تقاریر میں حصہ لیا آخر میں مکرم طاہر احمد صاحب نے نظم سنائی اس کے بعد مردوں کے پروگرام میں خاکسار محمد بشیر الدین نے تلاوتِ کلام پاک اور نظم خوانی کی۔ بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد اور آپؑ کے کارہائے نمایاں بیان کئے اس کے بعد نو احمدی دوست مکرم محمد عنایت اللہ صاحب جن کو محترم صدر مجلس اپنے ساتھ لائے تھے نے اپنے قبولِ احمدیت کے دلچسپ حالات سنائے اس تقریر کو حاضرین نے جن میں بہت سے عیسائی اور ہندو بھی تھے بہت غور سے سنا واضح رہے کہ موصوف پہلے ہندو تھے اور عیسائی بنے اور پھر عیسائیت سے احمدیت قبول کر لی آپ کی دلچسپ تقریر کے بعد صدر مجلس نے سیرت حضرت مسیح موعودؑ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی دعا پر اجلاس برخواست ہوا۔ مکرم محمد مصطفیٰ صاحب صدر جماعت نے مائیک اور روشنی کے عمدہ انتظام کے ساتھ ساتھ گاؤں کے معزز احباب کو بھی مدعو کیا۔

● — مکرم محمد مقبول صاحب راٹھر سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ باری پاریگام تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۵/۳/۸۳ کو مکرم ولی محمد صاحب راٹھر صدر جماعت کی زیرِ صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ مکرم صدر صاحب کی تلاوتِ کلام پاک اور عزیز بشیر احمد صاحب راٹھر کی نظم خوانی کے بعد خاکسار محمد مقبول راٹھر مکرم غلام نبی صاحب راٹھر اور مکرم محمد منور صاحب راٹھر نے سیرت حضرت مسیح موعودؑ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ دعا کے بعد اجلاس برخواست ہوا۔

● — مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ مدراس تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۱/۴/۸۳ کو احمدیہ مشن میں مکرم محی الدین علی صاحب صدر جماعت کی زیرِ صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا مکرم بشیر احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک اور عزیز رفیق احمد صاحب کی نظم خوانی اور اس کا تامل ترجمہ سنانے کے بعد مکرم محمد ظفر اللہ صاحب معلم وقفِ جدید۔ مکرم منصور احمد صاحب۔ مکرم منیر احمد صاحب، مکرم بشارت احمد صاحب۔ مکرم عبد العزیز صاحب قائد مجلس مکرم میراں شاہ صاحب زعیم انصار اللہ مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان اور خاکسار محمد عمر مبلغ سلسلہ نے موقع کی مناسبت سے سیرت مسیح پاک علیہ السلام کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی دعا کے بعد اجلاس برخواست ہوا۔ حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

● — مکرم حاجی محمود احمد صاحب کینانور تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۳۰/۳/۸۳ کو خاکسار کی زیرِ صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا مکرم ماسٹر نیاز احمد صاحب کی تلاوتِ کلام پاک اور ناصرات کی بچیوں کی نظم خوانی کے بعد خاکسار۔ مکرم پی محمد یوسف صاحب مکرم عبد الرحیم صاحب اور مکرم ای طاہر صاحب نے سیرت حضرت مسیح موعودؑ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ دعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔

● — مکرم شمس الحق خان صاحب معلم وقفِ جدید موسی بنی مائینز تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۸/۳/۸۳ کو مکرم شیخ ابراہیم صاحب صدر جماعت کی زیرِ صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ تلاوت اور نظم خوانی سے شروع ہوا مکرم مبارک احمد صاحب مکرم شکیل احمد خان صاحب۔ مکرم شیخ داؤد صاحب۔ مکرم اسٹر خان صاحب۔ مکرم ماسٹر خلیل احمد صاحب۔ مکرم شیخ ہمدم احمد صاحب۔ مکرم منور احمد صاحب قائد مجلس اور خاکسار نے سیرت حضرت مسیح موعودؑ کے بارے میں تقاریر کیں اجتماعی دعا پر اجلاس برخواست ہوا آخر میں حاضرین کی شیرینی سے تواضع کی گئی۔

● — مکرم سید عبد السلام صاحب صدر جماعت احمدیہ سونگھڑہ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۷/۳/۸۳ کو خاکسار کی زیرِ صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ عزیز داؤد احمد کی تلاوت کلام پاک اور عزیز اعجاز احمد کی نظم خوانی کے بعد مکرم غلام احمد حمید صاحب، عزیز نبیر احمد صاحب اور خاکسار سید عبد السلام نے سیرت حضرت مسیح موعودؑ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی دعا پر اجلاس برخواست ہوا۔

● — مکرم محمد عبد الرب صاحب زعیم مجلس انصار اللہ سعد گرک تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۳ کو جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام مکرم محمد یونس صاحب کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔ مکرم وسیم احمد صاحب نے تلاوتِ کلام پاک کی اجلاس سے مکرم مولوی ہارون رشید صاحب مکرم عبد الاحد صاحب قائد مجلس مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ اور مکرم مبارک احمد شاہ صاحب نے خطاب کیا۔ تقاریر کے دوران مکرم رفیق احمد صاحب سندھی۔ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مکرم عبد الباسط صاحب۔ مکرم داؤد احمد صاحب۔ مکرم عزیز احمد شاہ صاحب اور مکرم عبد الحکیم خان صاحب نے نظمیں سنائیں دعا پر اجلاس برخواست ہوا۔ اس اجلاس سے پہلے لجنہ اماء اللہ کا جلسہ اور اطفال کے حسنِ قرأت۔ نظم خوانی اور سوال و جواب کے مقابلے ہوئے۔ اوّل۔ دوم اور سوم آنے والوں کو انعامات بھی دیئے گئے اس روز انفرادی تبلیغ کے علاوہ لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا

● — مکرم عبد الباسط صاحب قمر (لعل پوری) لدھیانہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۳ کو بعد نماز عصر دار البیعت لدھیانہ کے مقدس تاریخی مقام پر جلسہ یوم مسیح موعودؑ کی بابرکت تقریب ایک لمبے عرصہ کے بعد عمل میں آئی الحمد للہ۔ اس موقعہ پر برادرم مکرم ڈاکٹر عبد الرشید صاحب بدر نے بیعت سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اہمیت بیان کی اور شرائط بیعت کے الفاظ پڑھ کر سنائے اجتماعی دعا کے بعد مجلس برخواست ہوئی۔ اسی علمی اور روحانی اجلاس کے اختتام پذیر ہونے کے بعد غیر مسلم افراد کو بھی تبلیغ کی گئی اور انہیں آج کے دن اور اس مقدس مقام کی اہمیت سے روشناس کرایا گیا۔

تقریب کے بعد جناب اوم پرکاش صاحب (جو اس مقام پر رہائش پذیر ہیں) نے ایک ضیافت کا اہتمام کیا۔

● — مکرم کے شفیق احمد صاحب بیجاپوری اطلاع دیتے ہیں کہ جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام بتاریخ ۲۵/۳/۸۳ بعد نماز مغرب مکہ مسجد بیجاپور میں زیرِ صدارت مکرم محمود احمد صاحب ہندرگی صدر جماعت منعقد ہوا۔ مکرم محمود احمد صاحب عجب شیر کی تلاوت کلام پاک اور خاکسار کی نظم خوانی کے بعد مکرم خلیل احمد صاحب عجب شیر۔ مکرم محمود احمد صاحب عجب شیر اور مکرم مولوی عبد المومن صاحب راشد مبلغ یادگیر نے موقعہ کی مناسبت سے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔ آخر میں صدرِ جلسہ نے اجتماعی دعا کروائی۔

(باقی)

○

درخواست ہائے دُعا

•— مکرم سلطان احمد صاحب مسکرا (یو۔پی) دس روپے اعانت بدر میں ارسال کر کے اپنے نواسے عزیز رؤف احمد خان سلمہٗ کی امتحان میٹرک۔ جملہ عزیزان کی دینی و دنیوی ترقیات اور خود کی صحت و عافیت کے لئے۔ •— مکرم محمد تبارک صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بھدرک اپنی بڑی بچی عزیزہ مطہرہ سلمہا کی B.A. کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے۔ •— مکرم محمد طارق صاحب اٹولی یادگیر اپنی اور اپنے اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات اور بیش از بیش خدمتِ سلسلہ کی توفیق پانے کے لئے۔ •— محترم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی شاہجہانپور سے اپنے برادر محترم قریشی محمد صادق صاحب جو طویل علالت کے سبب بے حد کمزور ہو چکے ہیں کی کامل صحت و شفایابی کے لئے۔ •— مکرم ملک داؤد احمد صاحب لنکا شائر (انگلستان) بہتر ملازمت ملنے اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔ •— محترمہ شیریں باسط صاحبہ کٹک سے ہر قسم کی پریشانیوں سے محفوظ رہنے اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔ •— مکرم قریشی محمد سلیمان صاحب متوطن سنیگاہ (کشمیر) مقیم قادیان جنہیں مورخہ ۲۷/۱۲/۸۲ کو بس کے حادثہ میں شدید چوٹیں آئی تھیں عرصہ چار ماہ سے فراش ہیں اسی دوران موصوف کو اپنی بیٹی عزیزہ خدیجہ سلمہا کی وفات کے صدمہ سے بھی دوچار ہونا پڑا۔ موصوف عزیزہ کی مغفرت اور خود کی کامل صحت و شفایابی کے لئے۔ •— مکرم محمد رمضان صاحب زرقانی پلوامہ (کشمیر) درپیش پریشانیوں کے ازالہ، مخالفین کے شر سے محفوظ رہنے اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔ •— مکرم شمیم احمد صاحب شمیم برادر اصغر مکرم ڈاکٹر فاروق احمد صاحب سرینگر (کشمیر) امتحان بی ایس سی (آنرز) میں نمایاں کامیابی اور بغرض کمپیوٹر ٹریننگ بیرون ملک جانے کی توفیق عطا ہونے کے لئے۔

•— مکرم حمید اللہ صاحب افغانی دھورالہ (سہارنپور) اپنے بچوں عزیز امن اللہ خان اور کی جماعت ہشتم اور عزیزہ فرحانہ خانم سلمہا کی جماعت ششم کے امتحان میں نمایاں کامیابی اور اہلیہ محترمہ کی کامل صحت و شفایابی کے لئے۔ •— مکرم لال بابو صاحب آملا پورم نیا ٹریکٹر خرید کرنے کی خوشی میں بطور شکرانہ مبلغ دس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے ٹریکٹر کے بابرکت ہونے اور خود کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔ •— مکرم خورشید احمد صاحب گنائی بھدرواہ کشمیر اپنی والدہ، بہن بھائیوں اور خود کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔ •— مکرم بی ایم نثار احمد صاحب بنگلور اپنے سب بچوں کی امتحانات میں نمایاں کامیابی، کاروبار میں خیر و برکت اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔ •— مکرم محمد یوسف صاحب ڈار ولد مکرم محمد عبد اللہ صاحب ڈار مقیم شملہ مبلغ ۱۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے دینی و دُنیاوی ترقیات اور کاروبار میں برکت کے لئے۔ •— مکرم سرپریہ احمد صاحب بڈر مقیم شملہ مبلغ ۱۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کر کے نیک صالح و خادم دین اور عمر دراز اولاد نرینہ عطا ہونے کے لئے۔

•— مکرم مبشر احمد صاحب نقل یادگیر بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ دس روپے ادا کر کے "سٹائلو میلر" کے نام سے کھولی گئی دُکان کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے۔

•— مکرم آر۔ ایم عبد الرشید صاحب شموگہ مختلف مدات میں مبلغ یکصد پچاس روپے ادا کر کے اپنی والدہ محترمہ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے۔ •— مکرم ڈاکٹر محمد حسین صاحب ساجد مقیم امریکہ آگ کے ایک حادثہ سے محفوظ رہنے کی خوشی میں مبلغ پچاس روپے شکرانہ اور مبلغ تین صد روپے برائے صدقہ جانور ارسال کر کے ہر آن اللہ تعالیٰ کی خصوصی حفظ و امان میں رہنے کے لئے۔ •— محترمہ زینت النساء صاحبہ حیدرآباد اپنے بیٹے عزیز محمد حکیم الدین سلمہٗ کی امتحان میٹرک اور دوسرے بیٹے عزیز مبارک احمد کی نہم جماعت کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے۔ •— مکرم محمد اسلم صاحب جاوید نیشنل قائد مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ اور ان کی اہلیہ محترمہ امۃ المجیب جاوید صاحبہ (بنت محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری مرحوم) ہر قسم کے شر سے محفوظ رہنے، کاروبار میں خیر و برکت اور مقبول خدمت دین کی توفیق پانے کے لئے۔ •— مکرم غلام مُلّا خادم صاحب ساکن کھرم پور (بنگلہ دیش) اپنی دینی و دنیوی ترقیات اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے۔ •— مکرم عبد الحلیم خان صاحب کیرنگ اپنی پھوپھی خورشیدہ بیگم صاحبہ اور ہمشیرہ نسبتی سارہ پروین صاحبہ کی امتحان میٹرک میں نمایاں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے (ادارہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۱۳/۳/۸۴ کو مسجد احمدیہ وڈمان میں مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم نے عزیزہ وسیمہ بیگم سلمہا بنت مکرم پاشو میاں صاحب ساکن وڈمان (آندھرا) کے نکاح کا اعلان مکرم قاری مولوی محمد عبد الرؤف صاحب ساکن وڈمان سے مبلغ گیارہ صد پچیس روپے حق مہر پر کیا۔ اس خوشی کے موقعہ پر جانبین کی طرف سے ۱۵/- روپے مختلف مدات میں جمع کرائے گئے۔ قارئین سے درخواست دُعا ہے کہ مولا کریم اس رشتہ کو جانبین اور سلسلہ کیلئے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ کرے۔ آمین۔

خاکسار۔ حاتم خان احمدی معلم وقفِ جدید چنتہ کنٹہ

پروگرام دورہ مکرم محمد اکرم صاحب انسپکٹر وقفِ جدید

برائے صوبہ اُڑیسہ۔ بنگال۔ بہار

مکرم محمد اکرم صاحب انسپکٹر وقفِ جدید مورخہ ۲۰/۴/۸۴ سے جماعت ہائے احمدیہ اُڑیسہ۔ بنگال۔ بہار کا مالی دورہ برائے وصولی چندہ وقفِ جدید و تشخیص بجٹ کریں گے۔ مبلغین و معلمین کرام و عہدیداران سے تعاون کی درخواست ہے۔ تاریخوں کی اطلاع بذریعہ خطوط کر دی جائے گی۔

کٹک۔ چودوار۔ کرڈاپلی۔ پینکال۔ کوٹ پَلہ۔ ارکھ پٹنہ۔ غنجہ پاڑا۔ نانبر کوٹ۔ ڈھینکانال۔ سونگڑہ۔ کیندرا پاڑہ۔ بھوبنیشور۔ نیا گڑھ۔ مانیکا گوڈا۔ خوردہ۔ کیرنگ۔ نرگاؤں۔ کٹک۔ روڑ کیلا۔ کلکتہ۔ سورو۔ بھدرک۔ کلکتہ۔ موسی بنی مائنز۔ جمشید پور۔ سملیہ۔ رانچی۔ برہ پورہ۔ بھاگلپور۔ بلاری۔ خانپور ملکی۔ مونگھیر۔ بھاگلپور۔ مظفر پور۔ پٹنہ۔ گیا۔ آرہ۔ اردل۔ بنارس۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

آل آندھرا سالانہ اجتماع انصار اللہ

مورخہ ۳۰/اپریل کو حیدرآباد میں صوبہ آندھرا کا پہلا سالانہ اجتماع انصار اللہ ایک روز کے لئے منعقد ہو رہا ہے۔ جملہ انصار بھائی بالخصوص آندھرا کی مجالس سے تعلق رکھنے والے اس میں زیادہ سے زیادہ شرکت کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ دُعا بھی فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر جہت سے کامیاب فرمائے۔ آمین

المعلن:— محمد عبد اللہ بی۔ ایس سی۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ناظم اعلیٰ مجالس انصار اللہ آندھرا حیدرآباد۔

خط و کتابت کے لئے ایڈریس درج ذیل ہے۔

Mohd Abdullah. B.Sc. L.L.B.

4-1-526/A Behind. G.P.O.

HYDERABAD-I (A.P.)

500001

مسجد احمدیہ سرینگر کشمیر کیلئے خادم کی ضرورت

مسجد احمدیہ سرینگر کے لئے درج ذیل شرائط پر پورا اُترنے والے ایک مخلص احمدی خادم مسجد کی ضرورت ہے:۔

(۱)۔ مبلغ کی عدم موجودگی میں خطبہ دے سکے اور نماز پڑھا سکے۔ (۲)۔ جماعتی روایات سے واقف ہو۔ (۳)— قرآن مجید کسی قدر باترجمہ جانتا ہو۔ (۴)— مسجد کی حفاظت کر سکے۔ (۵)— اذانیں دے سکے۔ (۶)— شجر کاری کر سکے اور (۷)— مسجد میں آنے والے مہمانوں کا خیال رکھ سکے۔

اگر کوئی احمدی دوست ان شرائط کو پورا کرتے ہوئے یہ خدمت بجا لانے کے لئے تیار ہوں تو وہ اپنے کوائف صدر جماعت احمدیہ کی تصدیق کے ساتھ نظارت ہذا میں بھجوائیں۔ اس سلسلہ میں کشمیری خادم کو ترجیح دی جائیگی۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اظہارِ تشکر و درخواستِ دُعا

الحمد للہ کہ بین الاقوامی اہمیت کے حامل شہر جمشید پور (ٹاٹا) بہار میں احمدیہ مسلم مشن کے قیام کے لئے صدر انجمن احمدیہ قادیان سے حاصل کردہ قرضہ حسنہ کی کل رقم مبلغ ۳۰۰۰/- روپیہ اپنی مقررہ میعاد کے اندر صدر انجمن احمدیہ قادیان کو واپس کر دی گئی ہے۔ الحمد للہ۔ اس مبارک اور نیک کام میں حصہ لینے والے احباب کا میرے لئے انفرادی طور پر شکریہ ادا کرنا چونکہ ممکن نہیں ہے اس لئے اس اعلان کے ذریعہ اُن تمام احباب و مستورات کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے کسی طرح سے بھی اس کام کی تکمیل میں مخلصانہ تعاون فرمایا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب بہن بھائیوں کو جزائے خیر دے۔ آمین۔ جملہ بزرگان و احباب جماعت سے بھی درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جمشید پور احمدیہ مسلم مشن کو اسلام اور احمدیت کے لئے ہر جہت سے بابرکت اور کامیاب ثابت کرے اور اُسے غلبۂ اسلام و احمدیت کا ذریعہ بنائے۔ نیز خاکسار کو زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق بخشے، دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے اور جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے اور اپنے بے شمار فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین ثم آمین

خاکسار۔ محمد عبد الباقی بھیکن پورہ بھاگلپور (بہار)

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاری ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ایک ماہ کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔
سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۵۱۹ ۔ میں نور الاسلام ولد شیخ عبدالرؤف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۸۱ ۲۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :۔

میری اسوقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ ذریعہ معاش ملازمت ہے جسکی تنخواہ صدر انجمن احمدیہ قادیان سے مبلغ دو صد پچیس روپے ملتے ہیں۔ میں مذکورہ تنخواہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میں زندگی میں کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز بوقت وفات میرا جو بھی ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
عبدالباری صدر جماعت اٹارسی	نور الاسلام مبلغ اٹارسی	ابرار حسین سیکرٹری امور عامہ

وصیت نمبر ۱۴۵۲۳ ۔ میں نور الدین انور دہلوی ولد مولوی عبدالقادر صاحب درویش قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علمی عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۸۲ ۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :۔

میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں، مجھے اس وقت مبلغ /۱۰۰ روپے میرے سرپرست کی طرف سے بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۲ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
حمید الدین شمس مبلغ حیدر آباد	نور الدین انور دہلوی	محمد احمد غوری سیکرٹری مال حیدر آباد

وصیت نمبر ۱۴۵۷۵ ۔ میں امۃ اللہ سبحانی بیوہ مکرم راج احمد صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن یمنہ کنٹہ ڈاکخانہ یمنہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ A-P ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۸۲ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :۔

میری اسوقت کوئی جائیداد شوہر کی وفات کے بعد اب تک تقسیم عمل میں نہیں آئی۔ جس وقت بھی تقسیم عمل میں آئے گی اس کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کروں گی۔ اس وقت میرے پاس صرف ایک انگوٹھی ۴ ماشہ کی ہے جسکی /۶۰۰ روپے حالیہ قیمت ہوتی ہے۔ نیز میرا حق مہر جو کہ بذمہ خاوند /۱۰۰۰ Rs ہے۔ وہ بذمہ خاوند ہی ہے انہوں نے ادا نہیں کیا۔ اسوقت ماہانہ آمدنی میری /۹۰ روپے ہے جو کہ مجھے بطور بچوں کے پڑھانے کے عوض میں ملتے ہیں۔ اس میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو کرتی ہوں۔ اسکے علاوہ غیر منقولہ جائیداد میری کوئی نہیں۔ اگر آئندہ پیدا ہو تو اطلاع دوں گی۔ نیز میری وفات پر میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ یہ میری وصیت ماہ مئی ۱۹۸۲ء سے نافذ ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
نعیم احمد خادم سیکرٹری تبلیغ	امۃ اللہ سبحانی	محمد معین الدین صدر جماعت احمدیہ یمنہ کنٹہ

وصیت نمبر ۱۴۵۷۶ ۔ میں میر احمد آصف ولد مکرم میر احمد عارف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن جڑچرلہ ڈاکخانہ جڑچرلہ ضلع محبوب نگر صوبہ A-P ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۸۲ ۱۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ /۱۵۰ روپے ماہوار جیب خرچ میرے والد کی طرف سے مجھے دیا جاتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۲ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
میر احمد عارف	میر احمد آصف	محمد ابراہیم خاں سیکرٹری مال جڑچرلہ

وصیت نمبر ۱۴۵۷۷ ۔ میں محمد احمد خاں ولد مکرم محمد ابراہیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن جڑچرلہ ڈاکخانہ جڑچرلہ ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۸۲ ۲۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :۔

میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ مجھے اس وقت مبلغ /۱۰۰ روپے والد کی طرف سے بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۲ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
مظفر احمد فضل انسپکٹر بیت المال	محمد احمد خاں	محمد ابراہیم خاں

وصیت نمبر ۱۴۵۷۸ ۔ میں سیدہ ثروت پروین بنت مکرم محمد ابراہیم خاں صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علمی عمر ۱۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن جڑچرلہ ڈاکخانہ جڑچرلہ ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۸۲ ۲۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :۔

میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں ہے۔ مجھے اسوقت مبلغ /۵۰ روپے والد کی طرف سے بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ نیز میری وفات پر میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۲ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
مظفر احمد فضل انسپکٹر بیت المال	سیدہ ثروت پروین	محمد ابراہیم خاں

وصیت نمبر ۱۴۵۷۹ ۔ میں منور احمد غوری ولد مکرم محمد علی صاحب غوری قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن شادنگر ڈاکخانہ شادنگر ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۸۲ ۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :۔

میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کچھ بھی نہیں ہے۔ میرا گذارہ اسوقت ماہوار آمد پر بصورت کریانہ دکان مبلغ /۲۵۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی

مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۲ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد الیاس	منور احمد	حمید الدین شمس مبلغ حیدر آباد

وصیت نمبر ۱۴۵۸۴ - میں نصیر الدین غوری ولد مکرم محی الدین غوری قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاد نگر ڈاکخانہ شاد نگر ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۴/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ اسوقت تک کچھ بھی نہیں ہے۔ میرا گذارہ ماہوار آمد بصورت مشترکہ تجارت ایک دکان کریانہ مبلغ ۳۰۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ اور کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ [illegible] یت ماہ مئی ۱۹۸۲ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محی الدین	نصیر الدین	مظفر احمد فضل انسپکٹر بیت المال

وصیت نمبر ۱۴۵۸۲ - میں سلطان محمد اللہ دین ولد مکرم حافظ صالح محمد اللہ دین قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سکندر آباد ڈاکخانہ سکندر آباد ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۴/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں۔ میرے والد محترم کی طرف سے مجھے ہر ماہ مبلغ ۲۰/- روپے جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس کا ۱/۱۰ حصہ حق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ اسی طرح میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۲ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
نصیر احمد خادم سیکرٹری تبلیغ چنتہ کنٹہ	سلطان محمد اللہ دین	صالح محمد اللہ دین

وصیت نمبر ۱۴۵۸۶ - میں رشید احمد ولد قتال احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت سرکاری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن وڈمان ڈاکخانہ وڈمان ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۴/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اسوقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل یہ ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک عدد دکان اور زمین ۵ ایکڑ مالیتی دس ہزار روپیہ موجودہ قیمت ہے۔ اور اس کے علاوہ میری ماہوار آمد ۵۸۰/- روپے ہے۔ زمین کی سالانہ آمد کم و بیش ۴۰۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد یا آمد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۲ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
[illegible] الدین شمس مبلغ حیدر آباد	رشید احمد	نصیر احمد خادم سیکرٹری تبلیغ

وصیت نمبر ۱۴۵۸۸ - میں عبد العزیز ولد فقیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۷۱ء ساکن گوری دیوی پیٹھ ڈاکخانہ گوری دیوی پیٹھ ضلع کھمم۔ صوبہ آندھرا پردیش۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۴/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ کل زمین ۳۲ سینٹ جسکے اندر ایک پختہ مکان ہے جسکے ۱/۴ حصہ کا مالک خاکسار ہے جسکی موجودہ مارکیٹ کی رو سے گیارہ سو روپے قیمت ہوتی ہے۔ اسکے علاوہ میری ماہوار آمد ۱۴۰/- روپے ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اسکے علاوہ اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۲ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
عبد الغنی صدر جماعت دیو درگ	عبد العزیز	حمید الدین مبلغ حیدر آباد

وصیت نمبر ۱۴۵۹۵ - میں مرزا مظفر احمد ظفر ولد مکرم مرزا ظہیر الدین منور احمد صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۶/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری اسوقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ البتہ منقولہ جائیداد میں ایک عدد دستی گھڑی جسکی قیمت ۱۵۰/- روپے ہے۔ علاوہ ازیں خاکسار صدر انجمن احمدیہ کا ملازم ہے۔ فی الحال مجھے ماہوار تنخواہ ۲۸۰/- روپے ملتی ہے میں ان ہر دو کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اسکے علاوہ جب کبھی میری کوئی جائیداد پیدا ہو یا آمدن میں اضافہ ہوگا میں اسکی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کو دوں گا۔ اور اسکے ۱/۱۰ حصہ پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات پر جسقدر بھی میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی حقدار صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت آج سے ہی شروع ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ظہیر احمد خادم انسپکٹر بیت المال	مرزا مظفر احمد ظفر	سید صباح الدین انسپکٹر بیت المال

پروگرام دورہ مکرم رفیق احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید

صوبہ یوپی - راجستھان

جملہ عہدیداران جماعت ہائے یوپی کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم رفیق احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق وصولی چندہ تحریک جدید کے سلسلہ میں مورخہ ۲/۵/۸۲ سے دورہ کریں گے۔ امید ہے کہ جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین کرام انسپکٹر صاحب موصوف سے کماحقہ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان			۲ ۵/۸۲	مین پوری	۲۳ ۵/۸۲	۱	۲۴ ۵/۸۲
کانپور	۳ ۵/۸۲	۲	۵	ننگلہ گھنو	۲۴	۱	۲۵
فتح پور ہوا	۵	۱	۶	علی گڑھ	۲۵	۱	۲۶
دھی سنگھ بسمور	۶	۱	۷	دھلی	۲۶	۲	۲۸
سودھا رانہ کاپور	۸	۱	۹	میرٹھ ہاپوڑ	۲۸	۱	۲۹
کمہر یا سکرا	۹	۱	۱۰	امروہہ	۲۹	۱	۳۰
راٹھ	۱۰	۲	۱۲	بریلی	۳۰	۱	۳۱
کونچ	۱۲	۱	۱۳	شاہجہانپور کٹیا	۳۱	۲	۲ ۶/۸۲
جھانسی چرگاؤں	۱۳	۱	۱۴	لکھنؤ	۲	۱	۳
ساندھن	۱۵	۱	۱۶	گونڈہ	۳	۱	۴
صالح نگر	۱۶	۱	۱۷	فیض آباد	۴	۱	۵
جے پور	۱۸	۱	۱۹	بنارس	۵	۲	۷
اودھے پور	۲۰	۱	۲۱				
آگرہ	۲۲	۱	۲۳	قادیان	۱۰ ۶/۸۲	-	-

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475 }
RESI. 273903 }

CALCUTTA - 700073.

"الخیر کلہ فی القرآن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE 23-9302

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CARRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب :- تپسیا ربر ورکس

۲ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

"میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"

("فتح اسلام" صفحہ ۱۰ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ ہاؤس

نمبر ۵۰-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد-۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 - TOPSIA ROAD CALCUTTA - 39.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ :-

23-5222 }
23-1652 } ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز

۱۶ - مینگو لین - کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM

برائے :- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹرکیں

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS,

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - [illegible].

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ

کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,

آٹو ونگس

32 - SECOND MAIN ROAD

C.I.T. COLONY

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360.

رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین - فوم - چمڑے - جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ

بہترین معیاری اور پائیدار

سوٹ کیس - بریف کیس - سکول بیگ

ایئر بیگ - ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)

ہینڈ پرس - منی پرس - پاسپورٹ کور

اور بیلٹ کے

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز :-

RAHIM

COTTAGE INDUSTRIES

17-A, RASOOL BUILDING.

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA

BOMBAY - 400008.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب: احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ فون نمبر: ۴۳۴۷۱۷

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:-

"اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی کو حرام قرار دیا ہے۔" (متفق علیہ)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام:-

"جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا.... وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔" (کشتی نوح)

پیشکش:-

محمد امان اختر۔ نیاز سلطانہ پارٹنرز:-

ملین موٹرس

۳۲ - سیکنڈ مین روڈ
سی-آئی-ٹی کالونی
مدراس - ۶۰۰۰۰۴

ارشادِ نبوی ﷺ

اُنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ ھُوَ اَسْفَلَ مِنْکُمْ (متفق علیہ)

ترجمہ:- ہمیشہ اُس شخص پر نظر رکھو جو تم سے کم حیثیت کا ہے۔

محتاجِ دعا

یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے

(ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس یاری پورہ (کشمیر)	**گڈلک الیکٹرانکس** انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

امپائر ریڈیو۔ ٹی۔ وی۔ اُوشا کے پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس۔

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(از کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS

NO. 6 ALBERT VICTOR ROAD, FORT.

GRAM:- MOOSA RAZA
PHONE:- 605558

BANGALORE - 2.

حیدرآباد میں

فون: ۴۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز!

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)

۴۸۷-۱-۱۶ سعید آباد۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۶ ——— ٹیلیگرام: سٹاربون

سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز:- کرشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوس۔ ہارن ہونس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴۰ عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!